سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2013

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2013

(منگل20، بدھ21، جمعرات22، جمعتہ المبارک23، سوموار، 26۔اگست2013)

(یوم الثلاثہ12، یوم الاربعاء13، یوم الخمیس14، یوم الجمع15، یوم الاثنین، 18۔شوال المکرم1434ھ)

سولھویں اسمبلی: چوتھا اجلاس

جلد4(حصہ دوم): شمارہ جات : 6تا10

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

چوتھا اجلاس

منگل،20۔اگست2013

جلد 4:شمارہ 6

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1۔	ایجنڈا	-----------	321
2۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	-----------	323
3۔	نعت رسول مقبولﷺ	-----------	324
	پوائنٹ آف آرڈر		
4۔	اجلاس کی کارروائی بروقت شروع کرنے کا مطالبہ	-----------	325

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سوالات (محکمہ ہائر ایجوکیشن)	
5۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ------------	329
6۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	365
	تحاریک التوائے کار	
7۔	جوزف کالونی بادامی باغ لاہور کے متاثرہ افراد کا امدادی چیک نہ ملنے پر شدید احتجاج ------------	375
8۔	صوبہ میں چکن کے گوشت اور انڈوں کی قیمتوں میں مزید اضافہ ------------	377
9۔	حلقہ پی پی۔222 ساہیوال کے دیہات حالیہ سیلاب سے شدید متاثر ہونے کی وجہ سے اہل علاقہ کو پریشانی کا سامنا ------------	378
10۔	نالہ لئی راولپنڈی میں ڈوبتے ہوئے شخص کو بچاتے ہوئے ڈوبنے والے شخص کی نعش کی بازیابی کا مطالبہ ------------	378
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
	قرار دادیں (مفاد عامہ سے متعلق)	
11۔	ٹیکس ایمنسٹی سکیم کی شرح 2 فیصد سے زیادہ نہ ہو اور اسے فوری نافذ کرنے کا مطالبہ ------------	379
12۔	امریکہ کی جانب سے پاکستان پر ڈرون حملوں کے مسلسل عمل کی شدید مذمت اور اسے بند کرنے کا مطالبہ ------------	380
13۔	ضلع اوکاڑہ کے شہر بصیر پور کو تحصیل کا درجہ دینے کا مطالبہ ------------	388
	بدھ، 21۔اگست 2013	
	جلد 4: شمارہ 7	
14۔	ایجنڈا ------------	391
15۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	393
16۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	394

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	سوالات (محکمہ جات خوراک اور زکوٰۃ و عشر)		
17۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	------------	395
18۔	نشان زدہ سوال اور اس کا جواب (جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)	------------	418
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)		
19۔	مسودہ قانون (ترمیم) پولیس آرڈر پنجاب مصدرہ 2013 کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 1 کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	------------	419
	تحاریک التوائے کار		
20۔	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)	------------	419
	سرکاری کارروائی		
21۔	مسودہ قانون کو زیر غور لانے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک	------------	431
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)		
22۔	مسودہ قانون لوکل گورنمنٹ پنجاب مصدرہ 2013	------------	433
23۔	کورم کی نشاندہی	------------	575
24۔	مسودہ قانون لوکل گورنمنٹ پنجاب مصدرہ 2013 (۔۔۔جاری)	------------	575
	جمعرات، 22۔اگست 2013		
	جلد 4: شمارہ 8		
25۔	ایجنڈا	------------	590
26۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	------------	592
27۔	نعت رسول مقبول ﷺ	------------	593
	تعزیت		
28۔	معزز ممبر اسمبلی میاں ثاقب خورشید کی والدہ ماجدہ اور LOC پر فوج کے کیپٹن کی شہادت پر دعائے مغفرت	------------	594

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	پوائنٹ آف آرڈر	
29۔	حکومت کا اپوزیشن کی عدم موجودگی اور رات کے اندھیرے میں قانون سازی کرنا ------------	594
	سوالات (محکمہ جات سوشل ویلفیئر و بیت المال)	
30۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ------------	599
31۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	607
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
32۔	مسودہ قانون محمد نواز شریف یونیورسٹی آف ایگریکلچر ملتان مصدرہ 2013 کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 1 کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا------------	609
	توجہ دلاؤ نوٹس	
33۔	راولپنڈی: اڑھائی کروڑ روپے کی ڈکیتی کی تفصیلات ------------	613
	تحاریک التوائے کار	
34۔	چیئرمین ہندو وقف املاک اور اس کے ممبران کا ننکانہ صاحب میں گردوارہ کی کئی ایکڑ زمین وکلاء ہاؤسنگ کالونی کے نام سے ہڑپ کرنا------------	614
35۔	فاطمہ جناح میڈیکل کالج برائے خواتین لاہور میں خاتون کی بجائے مرد پرنسپل کی تعیناتی ------------	616
36۔	کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی لاہور کے بارہ شعبہ جات کی اسامیاں خالی ہونے کی وجہ سے عوام کو پریشانی کا سامنا ------------	617
37۔	لاہور بورڈ اور دیگر بورڈوں کے طلباء کی بہت بڑی تعداد لاہور کے کالجوں میں داخلہ سے محروم رہنے کا خدشہ ------------	619
	سرکاری کارروائی	
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
38۔	مسودہ قانون (ترمیم) بوائلرز اینڈ پریشر ویسلز پنجاب مصدرہ 2013 ------------	620

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	جمعۃ المبارک،23۔اگست2013	
	جلد 4:شمارہ 9	
39۔	ایجنڈا	626
40۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	628
41۔	نعت رسول مقبولﷺ	629
	سوالات(محکمہ جات تحفظ ماحول اور خزانہ)	
42۔	نشان زدہ سوالات اوراُن کے جوابات	630
43۔	نشان زدہ سوال اوراس کا جواب(جوایوان کی میز پر رکھا گیا)	662
44۔	قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک	666
	قرارداد	
45۔	پاکستان پر مسلسل امریکی ڈرون حملوں کی شدید مذمت	666
	تحاریک التوائے کار	
46۔	تحصیل شکر گڑھ واقع نور کوٹ قلعہ احمد آباد سے گزرنے والے نالہ کے خستہ حال پل کی ہنگامی بنیادوں پر مرمت کا مطالبہ	669
	سرکاری کارروائی	
	بحث	
47۔	پنجاب پنشن فنڈ برائے سال 10-2009 کی رپورٹ پر عام بحث	670
	سوموار،26۔اگست2013	
	جلد 4:شمارہ 10	
48۔	ایجنڈا	683
49۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	685
50۔	نعت رسول مقبولﷺ	686

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سوالات (محکمہ جات توانائی و بہبود آبادی)	
51۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ------------	687
	توجہ دلاؤ نوٹس	
52۔	لاہور: تین کروڑ روپے مالیت کے سونے کی ڈکیتی و تاجر کے قتل کی تفصیلات ------------	694
	پوائنٹ آف آرڈر	
53۔	تحریک التوائے کار اور تحریک استحقاق بلا باری take up کرنے کی استدعا ------------	695
	تحاریک استحقاق	
54۔	لاہور پولیس کا معزز خاتون ممبر اسمبلی کے ساتھ تحقیر آمیز روّیہ ------------	696
	تحاریک التوائے کار	
55۔	سرکاری گوداموں سے گندم کے اجراء کا مطالبہ ------------	698
56۔	پنجاب کے تعلیمی اداروں کی ناقص کارکردگی سے طلباء کے والدین کو پریشانی کا سامنا ------------	699
57۔	سرکاری کالجوں کے گرتے ہوئے معیار تعلیم کو بہتر بنانے کے لئے اساتذہ کو واضح ٹارگٹ دینے کا مطالبہ ------------	700
58۔	صوبہ میں سیلاب زدگان کی امداد کے لئے چندہ اکٹھا کرنے والے گروپس کی مانیٹرنگ کرنے کا مطالبہ ------------	701
59۔	لاہور مال روڈ پر تحریک انصاف کے قائدین اور معزز ممبران حزب اختلاف کے احتجاجی کیمپ پر پولیس کا دھاوا ------------	702
60۔	انڈکس	

321

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،20۔اگست2013

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبولﷺ

سوالات

(محکمہ ہائرایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اوراُن کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

(مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں)

1. شیخ علاؤالدین: صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ Tax Amnesty Scheme جس کی شرح 2فیصد سے زیادہ نہ ہو فوری نافذ کرے تاکہ سرمایہ کاری کی رفتار تیز ہواور لوگوں کو روزگار کے مواقع میسر ہوں۔

2. میاں محمد اسلم اقبال: صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان، امریکا کی جانب سے ڈرون حملوں کے مسلسل عمل کو بنیادی انسانی حقوق اور پاکستان کی آزادی، خود مختاری اور سالمیت کے خلاف قرار دیتا ہے اور اس کی شدید مذمت کرتا ہے۔اس ایوان کی رائے ہے کہ ڈرون حملے مبہم اطلاعات اور اندازوں کی بنیاد پر کئے جارہے ہیں، جو بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی ہے لہذا یہ ایوان وفاقی حکومت سے اس امر کا مطالبہ کرتا ہے کہ وہ امریکی حکومت کو باور کرائے کہ یہ حملے کسی صورت بھی قابل قبول نہیں۔امریکااور پاکستان کے تعلقات میں اس باب کو بند کرکے عزت اور برابری کی بنیاد پر نئے دور کا راستہ اختیار کیا جانا چاہئے۔

3. چودھری افتخار حسین چھچھر: اس ایوان کی رائے ہے کہ ضلع اوکاڑہ کے شہر بصیرپور کی بڑھتی ہوئی آبادی اور لوگوں کے روزافزوں مسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے اسے تحصیل کا درجہ دیا جائے۔

323

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا چوتھا اجلاس

منگل، 20۔اگست 2013

(یوم الثلاثہ، 12۔شوال المکرم 1434ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 30 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ؕ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ
يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ يَوْمَ
لَا يُخْزِى اللّٰهُ النَّبِىَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ
يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ۝٨
يٰۤاَيُّهَا النَّبِىُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ؕ
وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝٩

سورۃ التّحریم آیات 8تا9

مومنو! اللہ کے آگے صاف دل سے توبہ کرو۔ امید ہے کہ وہ تمہارے گناہ تم سے دور کر دے گا اور تم کو باغہائے بہشت میں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں داخل کرے گا اس دن اللہ پیغمبر کو اور (ان لوگوں) کو جو ان کے ساتھ ایمان لائے ہیں رسوا نہیں کرے گا۔ (بلکہ) ان کا نور ایمان ان کے آگے اور داہنی طرف (روشنی کرتا ہوا) چل رہا ہو گا اور وہ اللہ سے التجا کریں گے کہ اے پروردگار ہمارا نور ہمارے لئے پورا کر اور ہمیں معاف فرما۔ بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے (8) اے پیغمبر! کافروں اور منافقوں سے لڑو اور ان پر سختی کرو۔ ان کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ اور وہ بہت بری جگہ ہے (9)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

جب مسجد نبوی کے مینار نظر آئے
اللہ کی رحمت کے آثار نظر آئے
منظر ہو بیاں کیسے الفاظ نہیں ملتے
جس وقت محمدؐ کا دربار نظر آئے
بس یاد رہا اتنا سینے سے لگی جالی
پھر یاد نہیں کیا کیا انوار نظر آئے
گو یاد نہیں کیا کیا انوار نظر آئے
سرکارؐ کے پہلو میں دو یار نظر آئے

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

MR SPEAKER: While Speaker is speaking, this is not good for you to speak. So be careful in future.

اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ ہائر ایجوکیشن سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

پوائنٹ آف آرڈر

اجلاس کی کارروائی بروقت شروع کرنے کا مطالبہ

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ہمارا یہ معزز ایوان سب سے اہم اور سب سے بڑا ادارہ ہے۔۔۔

جناب سپیکر: بے شک۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): لیکن بد قسمتی سے اس کی کارروائی روزانہ ایک گھنٹہ، ڈیڑھ گھنٹہ یا دو گھنٹے کی تاخیر سے شروع ہو رہی ہے۔ ہم اس قائد یعنی حضرت قائداعظم کے پیروکار ہیں کہ جب وہ میٹنگ میں آیا کرتے تھے تو لوگ اپنی گھڑیوں کو درست کر لیتے تھے تو ہمیں یہ example set کرنی چاہئے۔ ہر آدمی یہ assume کر لیتا ہے کہ ایوان ایک ڈیڑھ گھنٹہ late شروع ہوتا ہے اور اسی حساب سے ہم سب اپنے گھروں سے نکلتے ہیں۔ یہ بڑا قیمتی وقت ہوتا ہے اور آج بھی پرائیویٹ ممبرز ڈے کی کارروائی تھی لیکن ڈیڑھ گھنٹہ کی تاخیر سے اجلاس شروع ہو رہا ہے۔ میری آپ سے request ہے کہ آپ اس بارے میں سب کو پابند کریں اور ہم سب کو پابند ہونا چاہئے۔ کسی ایمرجنسی کی شکل میں کوئی تاخیر ہو جائے یا کوئی شرعی امر اس طرح کا آ جائے کہ آپ تاخیر سے آئیں لیکن اگر ہم یہ مثال پیش نہیں کر سکتے تو ہم پورے پنجاب میں دوسرے لوگوں سے اور اداروں سے کیسے expect کر سکتے ہیں کہ وہ وقت کی پابندی کریں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، آپ کی بات بہت اچھی ہے اور میں اسے appreciate کرتا ہوں لیکن ملکی حالات اور خصوصاً پنجاب کے حالات کا آپ کو تھوڑا سا علم ہو گا کہ دونوں طرف سے پانچوں دریا مکمل طور پر اپنی طغیانی میں ہیں۔ ہمارے کافی ساتھی وہاں پر مصروف رہتے ہیں بلکہ وزراء کی بھی ڈیوٹی وہاں لگی ہوئی ہے۔ کل ایک منسٹر صاحب کی ڈیوٹی تھی تو میں نے انہیں کہا کہ آپ کے محکمہ سے متعلق Question Hour ہے اور آپ نے لازمی آنا ہے ورنہ میں آپ کے خلاف stricture pass کروں گا۔ میرے پابند کرنے پر وہ آئے اور انہوں نے حاضری دی۔ دیکھیں، میں تو اپنے وقت پر آ جاتا ہوں لیکن آپ کے ساتھی ایوان میں موجود نہ ہوں اس سے مراد دونوں طرف کے ممبران ہیں اور میرے لئے آپ دونوں طرف کے ممبران ماشاء اللہ قابل احترام ہیں اور آج تو آپ سیاہ پٹیوں کے ساتھ آئے ہیں۔ میں کوشش کروں گا کہ وقت پر اجلاس شروع کیا جائے۔ جی، قاضی صاحب!

قاضی احمد سعید: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر بھی اسی حوالے سے تھا اور میں میاں صاحب کی بات کو second کرتا ہوں کہ پورے پنجاب کے عوام کی نظریں ہم پر ہیں چونکہ ہم عوام کی نمائندگی کر رہے ہیں جبکہ میڈیا بھی ہمیں دیکھ رہا ہے لیکن جب سے یہ سیشن شروع ہوا ہے تو ہم نے دیکھا ہے کہ دو اڑھائی گھنٹے کی تاخیر سے اجلاس شروع ہوتا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، آج تو دو اڑھائی گھنٹے کی تاخیر سے اجلاس شروع نہیں ہوا۔

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! تمام معزز ممبران کے علاقے تو سیلاب میں نہیں ڈوبے بلکہ کچھ مخصوص علاقے ہیں بہر حال آپ نے وعدہ کیا ہے تو اسے ensure کروائیں کہ اجلاس 15/20 منٹ یا آدھ گھنٹہ کی تاخیر سے شروع ہو جائے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبان نوٹ فرما لیں کہ جن کا Question Hour ہو گا انہیں آئندہ سے وقت پر ہر صورت پہنچنا ہو گا۔ اس میں کسی کے لئے کوئی معافی نہیں ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

میاں محمد اسلم اقبال: شکریہ۔ جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ ہمارا پورا صوبہ پنجاب سیلاب کی زد میں ہے اور حکومت نے جن اضلاع کو آفت زدہ قرار دیا ہے وہاں پر کتنے نقصانات ہو چکے ہیں، ان لوگوں کو جو مالی امداد، کھانے پینے کی سہولت اور حکومت کس طرح سے accommodate کر رہی ہے۔ میری

گزارش ہے کہ اس حوالے سے ایوان کو اعتماد میں لیا جائے اور بتایا جائے کہ اس وقت تمام اضلاع کے اندر کیا position ہے اور کھلے آسمان تلے بیٹھے ہوئے لوگوں کو حکومت کس طرح سے cater کر رہی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ آپ اس وقت ایوان میں موجود نہیں تھے جب لاء منسٹر صاحب نے بات کرتے ہوئے تمام تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کیا تھا۔ آپ اس وقت جا چکے تھے یا موجود تھے کیونکہ انہوں نے اس حوالے سے مکمل بات کی ہے اور آپ کوئی اخبار پڑھ کر دیکھ لیں تو آپ کو اندازہ ہو جائے گا۔ جو انہوں نے کل بتایا کہ "پنجاب حکومت کے جتنے بھی آفیسرز اور آفیشلز ہیں وہ تمام کے تمام on duty ہیں اور اللہ کا شکر ہے کہ کوئی ایسی بات سامنے نہیں آئی کہ کہیں پر بھی ماسوائے فصلوں کے اللہ کے فضل سے انسانی نقصان سے ہم ابھی تک محفوظ ہیں اور اللہ تعالیٰ اس سیلاب کو ہمارے لئے زحمت کی بجائے رحمت بنا دے۔ یہ دعا کریں اور آپ بھی اپنے طور پر کوشش کریں اور اپنے تئیں ہر ایک کا یہ فرض ہے اور کام ہے۔ یہ کوئی اکیلی حکومت کا کام نہیں ہے بلکہ ہم سب کو مل کر اس کا مقابلہ کرنا ہوگا۔ میں آپ کا شکر گزار ہوں اور آپ کل اس وقت موجود تھے جب لاء منسٹر صاحب نے اس حوالے سے بات کی؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں سارا دن ایوان میں رہا ہوں اور جب ایوان adjourn ہوا یعنی آج صبح دس بجے تک جب آپ نے adjourn کیا تو میں اس وقت اُٹھ کر گیا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، انہوں نے کل مکمل بات کی تھی۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ ہم نے اپنی جماعت یعنی پی ٹی آئی کی طرف سے سیلاب کے حوالے سے معاملات پر کمیٹی بنائی ہے تو ہم بھی عوام کی خدمت کے لئے جا رہے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، خدمت کریں اور کرنی چاہئے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہ عوام کے اوپر کوئی احسان نہیں ہے بلکہ ہمارے فرائض میں شامل ہے اور میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ حکومت نے اب تک کی پالیسی بنائی ہے، اس حوالے سے اس معزز ایوان کے ممبران کو اعتماد میں لیا جائے تاکہ ان کے لئے جو کوئی بہتر چیز بن سکتی ہے ان کو بنا کر دی جائے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! نالہ لئی میں 18 سالہ نوجوان ڈوب کر ہلاک ہو گیا ہے اور اس حوالے سے میں ڈی سی او اور کمشنر سے بھی مل چکا ہوں لیکن آج دس دن گزرنے کے باوجود بھی اس مسئلہ پر کچھ نہیں ہو سکا۔

جناب سپیکر: آپ اس حوالے سے تحریری طور پر کچھ بھجوائیں. I shall take notice of it.

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

CH TAHIR AHMAD SINDHU(Advocate): Mr Speaker! Secretary Higher Education is not present in the gallery at this time.

MR SPEAKER: I am not concerned with that because the Minister is sitting here.

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! سیکرٹری ہائر ایجوکیشن اس وقت موجود ہیں۔

CH TAHIR AHMAD SINDHU(Advocate): Mr Speaker! He is not the Secretary but Special Secretary Higher Education.

جناب سپیکر: سندھو صاحب! میری بات سنیں۔ میں نے جواب متعلقہ وزیر سے لینا ہے۔ I am bothered about the Secretary whether he is present or not? آپ یہ بات نہ کریں۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! گیلری میں بیٹھے ہوئے سیکرٹری نہیں ہیں بلکہ سپیشل سیکرٹری ہیں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میری humble request ہے کہ ---

سوالات

(محکمہ ہائرایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب سپیکر: راناصاحب!اس بات کو چھوڑ دیں۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔پہلا سوال جناب احمد شاہ کھگہ صاحب کا ہے۔اپنے سوال کا نمبر پکاریں۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر!میرے سوال کا نمبر43ہے،جواب پڑھاہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی،جواب پڑھاہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع پاکپتن: بوائزو گرلز کالج کی تعداد و دیگر تفصیلات

*43: جناب احمد شاہ کھگہ: کیاوزیر ہائرایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع پاکپتن میں کتنے بوائزاور گرلز کالج ہیں؟

(ب) ان کالجوں کی بلڈنگ کتنے کمروں پر مشتمل ہے،تفصیل کالج وار بتائیں؟

(ج) ان کالجوں میں مزید کتنے کمروں کی تعمیر ہوناضروری ہے؟

(د) جن کالجوں کی بلڈنگز پرانی اور خستہ حالت میں ہیں ان کی تعمیر کے لئے حکومت کیااقدامات اٹھارہی ہے؟

(ہ) کیا حکومت ان کالجوں میں مزید کمروں کی تعمیر کے لئے پنجاب ایجوکیشن سیکٹر ریفارمز پروگرام کے تحت فنڈز فراہم کرنے کاارادہ رکھتی ہے،اگر نہیں تواس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہائرایجوکیشن (رانامشہوداحمد خان):

(الف) ضلع پاکپتن میں کل چھ کالج ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

بوائزکالجز	02	گرلز کالجز	02	کامرس کالجز	02

یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ ایک گرلز کالج کلیانہ کے مقام پر زیر تعمیر ہے جس کی عمارت سال15۔2014تک مکمل کرلی جائے گی۔

(ب) کالج وار کمروں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	کالج کانام	کمروں کی تعداد
1	گورنمنٹ فرید پوسٹ گریجویٹ کالج پاکپتن	21
2	گورنمنٹ کالج فار بوائز عارف والا	12

3	گورنمنٹ گرلز کالج پاکپتن	16
4	گورنمنٹ کالج عارف والا	10
5	گورنمنٹ کامرس کالج پاکپتن	08
6	گورنمنٹ کامرس کالج عارف والا (کرایہ کی عمارت میں کام کر رہا ہے)	07

(ج) کالج وار کمروں کی ضرورت کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	کالج کا نام	تعداد
1	گورنمنٹ فرید پوسٹ گریجویٹ کالج پاکپتن	04 کمرے درکار ہیں
2	گورنمنٹ کالج فار بوائز عارف والا	5 کمرے اور ایک پوسٹ گریجویٹ بلاک کی ضرورت ہے۔
3	گورنمنٹ گرلز کالج پاکپتن	5 کمرے 1 لائبریری بلاک اور 1 کمپیوٹر لیب درکار ہے
4	گورنمنٹ کالج عارف والا	10 کمرے درکار ہیں
5	گورنمنٹ کامرس کالج پاکپتن	مزید کمرے درکار نہیں
6	گورنمنٹ کامرس کالج عارف والا	کالج کی پوری عمارت کی ضرورت ہے

(د) مجموعی طور پر پاکپتن کے کالجوں کی عمارتیں درست حالت میں ہیں اور کسی بھی عمارت کو محکمہ تعمیرات و مواصلات نے ناقابل استعمال قرار نہیں دیا۔

(ہ) محکمہ اعلیٰ تعلیم نے موجودہ کالجز کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے مالی سال 14-2013 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں Block Allocation for missing/additional facilities in existing colleges including commerce colleges in Punjab کے نام سے ایک بلاک شامل کیا ہے جس میں 215 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔ ضروری قانونی کارروائی کے بعد کالجز کو رقم کی مرحلہ وار فراہمی کا آغاز کیا جائے گا۔ یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ پنجاب ایجوکیشن سیکٹر ریفارمز پروگرام اس مقصد کے لئے استعمال نہیں کیا جا رہا اس پروگرام کے تحت صرف این ایل سی کو رقم فراہم کی جاتی تھی اور این ایل سی اپنے تمام ترقیاتی منصوبہ جات مکمل کر چکا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! block allocation سے متعلقہ رکھے گئے فنڈز کے حوالے سے میرا ضمنی سوال ہے کہ میرے ضلع پاکپتن میں یہ پیسے اس سال، اگلے سال یا پھر اگلے سال کے لئے ہیں؟ اگر یہ پیسے اکٹھے مل جائیں تو زیادہ بہتر ہو گا کہ کام جلد مکمل ہو سکیں بے شک اس سال دے دیں یا اگلے سال دے دیں۔

جناب سپیکر: اگر مکمل طور پر سارا بوجھ ایک دم رکھ دیں گے تو وہ بیل بیٹھ جائے گا۔ ایسے نہ کریں بلکہ فنڈز ملنے چاہئیں۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! قسطوں کی صورت میں فنڈز ملنے سے چیزوں کی قیمتیں بڑھ جاتی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! سب سے پہلے میں ایوان کو apprise کرنا چاہوں گا کہ سیکرٹری ایجوکیشن چھٹی پر ہیں اور اس وقت سپیشل سیکرٹری کے پاس تمام تر اختیارات ہیں جو کہ گیلری میں موجود ہیں۔ ایوان میں بات کرتے وقت background کو دیکھنا چاہئے کیونکہ یہ بڑا مقدس ایوان ہے اور حقیقت کا ہمیں ہی نہیں پتا ہو گا تو پھر ہم کیا message دے رہے ہوں گے۔ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ سیکرٹری صاحب اس وقت گیلری میں موجود ہیں اور وہ کارروائی کو دیکھ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: شاباش۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! دوسری بات یہ کہ جواب میں بتایا گیا ہے کہ ہم already missing facilities کے حوالے سے جو کام war-footings پر کر رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ اس سال کی لسٹ میں یہ کالج بھی شامل ہیں جو کہ بن جائیں گے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہوں گا کہ جواب میں لکھا ہوا ہے کہ ضروری قانونی کارروائی کے بعد block allocation کو استعمال کیا جائے گا تو کیا وہ مجھے بتا سکتے ہیں کہ وہ قانونی کارروائی کیا ہے جسے حکومت block allocation use کرنے کے لئے عمل میں لے کر آتی ہے تاکہ اس معزز ایوان میں تمام ممبران کو information مل سکے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! missing facilities کو باقاعدہ mention کیا جاتا ہے اور اس پر آج صبح بھی ایک high power committee بنائی ہے جبکہ کالجوں کے پرنسپلوں اور ڈائریکٹروں کی طرف آنے والی چیزوں کو مزید assess کرنے کے لئے ایک ایڈوائزری

بورڈ بنادیا ہے جو ہر کالج کا جائزہ لے گا اور اس کی actual requirement کو دیکھے گا کیونکہ اس کے اندر کہیں پر نظر آ رہا ہے کہ preference کس چیز کی سب سے زیادہ ہے اور پھر اس حساب سے پیسے لگائے جائیں گے۔

جناب سپیکر: جی، No supplementary on it further? اب اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔ سوال نمبر بولئے گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 51 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولپور، صادق ڈگری کالج کو خواتین یونیورسٹی سے علیٰحدہ کرنے کا معاملہ

*51: **ڈاکٹر سید وسیم اختر:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بہاولپور میں صادق ڈگری کالج برائے خواتین کو خواتین یونیورسٹی میں تبدیل کر دیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ملتان میں خواتین یونیورسٹی بنائی گئی ہے لیکن وہاں ڈگری کالج کی سابقہ حیثیت کو بحال رکھا گیا ہے جبکہ بہاولپور میں صادق ڈگری کالج برائے خواتین کو خواتین یونیورسٹی میں ضم کر دیا گیا ہے؟

(ج) کیا حکومت، ملتان کی طرز پر خواتین یونیورسٹی کو صادق ڈگری کالج برائے خواتین سے علیٰحدہ کر کے اس غلطی کی تصحیح کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) صادق ڈگری کالج برائے خواتین، بہاولپور سابقہ حیثیت میں قائم ہے۔

(ب) یہ درست نہیں ہے۔ دونوں ڈگری کالجوں کی سابقہ حیثیت برقرار ہے۔ کسی کو ضم نہیں کیا گیا۔

(ج) حکومت نے غلطی نہیں کی ہے دونوں ڈگری کالجوں کے ساتھ یکساں طرز عمل کا مظاہرہ عوام کی بہبود کے لئے کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ضمنی سوال سے پہلے مجھے ایک گزارش کرنی ہے کہ آپ کم از کم محکمہ جات کو اس بات کا پابند کریں کہ وہ سوالات جو ان کو موصول ہوتے ہیں ان کے جوابات within time اسمبلی سیکرٹریٹ کو فراہم کیا کریں۔

جناب سپیکر: تمام محکمہ جات کو ٹائم دیا ہوتا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے گزارش یہ کرنی ہے کہ دیکھیں جیسے آج ایجوکیشن کا دن تھا۔ میں نے اسمبلی سیکرٹریٹ سے رابطہ کیا کہ مجھے آج pattern دیں کہ کیا questions آنے ہیں کیونکہ ہم نے questions تو دو مہینے پہلے دیئے ہوتے ہیں، کوئی پتا نہیں ہوتا کہ کون سا سوال لگنا ہے، آدمی اس کے لئے relevant record حاصل کرتا ہے۔ آج صبح یہ pattern دیا گیا ہے اور پتا لگا ہے کہ یہ سوال لگا ہوا ہے۔ ہمیں اس سے متعلقہ معلومات لینی ہوتی ہیں تو وہ نہیں لے سکتے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ نے اپنے desks نہیں دیکھے ہوں گے۔ دیکھیں! جب آپ چلے جاتے ہیں تو اس کے بعد فوری طور پر next کارروائی کے کاغذات آپ کی میز پر پہنچ جاتے ہیں۔ اگر آپ اس کو چیک نہ کریں تو اس میں میرا یا ان کا قصور تو نہیں ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے آپ کے یا آپ کے سیکرٹریٹ کے قصور کی بات نہیں کی۔

جناب سپیکر: جی، be careful اور ڈاکٹر سید وسیم اختر کے points note کریں اگر اس میں کوئی غلطی ہے تو اس کو دور کیا جائے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! محکموں کو چاہئے کہ وہ جوابات within time اسمبلی سیکرٹریٹ کو جمع کرا دیا کریں جب اسمبلی سیکرٹریٹ کو جوابات موصول نہیں ہوں گے تو ظاہر ہے سیکرٹریٹ کی مجبوری ہے اور یہ مشکل تو پھر ہو گی لہذا آئندہ اس چیز کو یقینی بنایا جائے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ محکمے نے جواب دیا ہے کہ صادق ڈگری کالج برائے خواتین بہاولپور سابقہ حیثیت میں قائم ہے یعنی سابقہ حیثیت برقرار ہے اور اس کو ضم نہیں کیا گیا۔ میری ایک بچی وہاں پر زیر تعلیم ہے اور جب اس کالج کی حیثیت یونیورسٹی کے ساتھ convert ہوئی ہے تو وہاں پر جو بچیاں پڑھتی ہیں ان کی فیسوں میں کئی گنا اضافہ ہو گیا ہے۔ میرا ضمنی سوال صرف اتنا ہے کہ وزیر موصوف یہ بتا دیں کہ جب اس کو یونیورسٹی بنایا گیا تو اس سے پہلے بچیوں سے

کیا فیس وصول کی جارہی تھی اور اب کیا فیس وصول کی جارہی ہے؟ اس سے disparity کا بھی اندازہ ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، وزیر موصوف!

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! چونکہ سوال میں اس کا ذکر نہیں ہے یہ ایک نیا سوال ہے اس لئے میں ابھی information لے کر بتادوں گا کہ فیس کا کیا فرق آیا ہے otherwise جو انہوں نے actual سوال پوچھا تھا تو اس کا جواب یہ ہے کہ کالج وہیں پر موجود ہے، اس کی حیثیت کو تبدیل نہیں کیا گیا اور کالج اسی طرح چل رہا ہے۔ یونیورسٹی کو جو درجہ دیا گیا ہے اس کو باقاعدہ notified کر کے کالج کی کلاسز بھی وہیں پر لی جارہی ہیں۔

جناب سپیکر: وہ فیس کے بارے میں پوچھ رہے ہیں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! وہ میں ابھی چیک کر کے بتا دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: ذرا جلدی سے بتائیں! جی، آپ اگلا ضمنی سوال کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اگلا ضمنی سوال اسی حوالے سے ہے کہ وہاں پر teaching staff بھی پریشانی میں ہے کیونکہ وہاں پر وائس چانسلر کا charge اسلامیہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر کو دیا گیا ہے اور وہ caretaker کے طور پر موجود ہیں۔ کالج کے پاس جتنا بھی فنڈ تھا انہوں نے اس کو یونیورسٹی کے exchequer کے اندر منتقل کر دیا ہے۔ ابھی پچھلے دنوں وہاں پر Punjab Lecturer Association کے انتخابات ہو رہے تھے تو انہوں نے کہا کہ اب یہ یونیورسٹی بن گئی ہے اور میں یہاں پر اجازت نہیں دیتا کہ یونیورسٹی کے premises میں آپ کوئی الیکشن آفس بنائیں۔ اس طرح کی انتظامی مشکلات وہاں پر پیدا ہو رہی ہیں۔ اس میں میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں آگے کسی سوال میں اس کا جواب آرہا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں اس بارے میں ضمنی سوال کر رہا ہوں۔ میری گزارش یہ ہے کہ میں وزیر موصوف کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ بہاولپور تشریف لائیں اور وہ وہاں کی مشکلات کے حوالے سے وہاں کا visit کریں۔ اس حوالے سے ان کی پرانی یادیں بھی وابستہ ہیں۔ اسلامیہ یونیورسٹی کا عباسیہ کیمپس جسے اولڈ کیمپس بھی کہتے ہیں وہ صادق ڈگری کالج کے ساتھ ہی متصل ہے۔ اب اسلامیہ یونیورسٹی شہر سے باہر شفٹ ہو گئی ہے اور اب پنجاب یونیورسٹی سے بھی زیادہ رقبہ اس کے پاس موجود

ہے۔ یہ جو premises ہے اس میں بہاولپور کے عوام کی خواہش ہے کہ اس کو خواتین یونیورسٹی میں convert کر دیا جائے تاکہ ڈگری کالج کی حیثیت بھی برقرار رہے اور عباسیہ یا اولڈ کیمپس میں باضابطہ خواتین یونیورسٹی قائم کر دی جائے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا وزیر موصوف اس بات کو زیر غور لانے کے لئے تیار ہیں جو میں نے تجویز پیش کی ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر موصوف!

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ as per information provided by the Education Department کہ ابھی new fee structure implement ہوا، نہ ہی لاگو ہوا ہے اور ابھی fee کا پرانا structure چل رہا ہے۔ میں دوسری بات ذرا complete کر لوں جو میرے محترم ساتھی نے کی ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہم اس وقت جو ایجوکیشن سیکٹر کے اندر reforms لے کر آ رہے ہیں اس میں پہلی دفعہ ایسا ہوا ہے کہ ہم نے ایک Advisory Board بنایا ہے اور وہ Advisory Board eminent educationists پر مشتمل ہے۔ وائس چانسلر کی جو کمیٹی ہے جس کا نام کونسل تھا یہ کمیٹی ہمیشہ موجود تھی جس کا اجلاس نہیں بلایا جاتا تھا۔ ہم نے اس کا اجلاس بلایا ہے اور ہم تمام یونیورسٹی کے معاملات کو دیکھ رہے ہیں۔ ہم نے ان کا تین ماہ کا ٹائم رکھا ہے۔ ہر یونیورسٹی کے اندر جو problems identify ہوں گی ان کو rectify کرنے کے لئے یہ کمیٹی اپنی سفارشات مرتب کرے گی۔ اس سلسلے میں تمام یونیورسٹیوں کا دورہ بھی کیا جائے گا اور ان تمام یونیورسٹیوں کے stakeholders کو بھی بٹھایا جائے گا۔ انشاءاللہ تعالیٰ ہم اگلے تین ماہ میں roadmap دیں گے اور اس کے مطابق انشاءاللہ ان یونیورسٹیوں کے اندر تبدیلی بھی نظر آئے گی۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ڈیپارٹمنٹ نے جو معلومات فراہم کی ہیں میں ان سے اختلاف کرتا ہوں لیکن میں ان کو contest نہیں کرتا۔ میں انشاءاللہ وزیر موصوف کو اس حوالے سے وہ ساری معلومات فراہم کر دوں گا کہ کیا disparity آئی ہے۔ مجھے صرف اس میں ایک آخری ضمنی سوال یہ کرنا ہے کہ یونیورسٹی کو announce ہوئے کافی مہینے گزر گئے ہیں تو وہاں کب تک کوئی regular خاتون وائس چانسلر کا تقرر کر دیا جائے گا وزیر موصوف کوئی time limit بیان کر دیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر موصوف!

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! جس طرح میں نے پہلے ایوان کے سامنے بتایا ہے کہ ہم نے تین ماہ کا ٹائم دیا ہے اور جو ہماری کمیٹی بنی ہے یہ تمام معاملات کو دیکھنے کے بعد اپنی سفارشات مرتب کرے گی اور اس کی روشنی میں انشاء اللہ تعالیٰ ہم امید کرتے ہیں کہ تین سے پانچ ماہ کے اندر وائس چانسلر کا تقرر کر دیں گے لیکن میں definite time نہیں دے سکتا کیونکہ یہ ایک بڑا مقدس ایوان ہے میں اس میں کوئی ایسی بات اس وقت تک نہیں کر سکتا جب تک کوئی فائنل نہ ہو جائے لہذا تین ماہ کے اندر جو کمیٹی کی سفارشات مرتب ہوں گی میں اس کی روشنی میں ایوان کو apprise کر دوں گا۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ اگلا سوال میاں محمد اسلم اقبال صاحب کا ہے۔ سوال نمبر بولئے گا۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 93 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: گورنمنٹ ڈگری کالج سمن آباد میں ڈگری کلاسز کے اجراء کی تفصیلات

*93: میاں محمد اسلم اقبال: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول سمن آباد لاہور جس کو 2007 میں ڈگری کالج کا درجہ دیا گیا تھا حکومت کب تک اس میں ڈگری کلاسز کے اجراء کا ارادہ رکھتی ہے، آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

یہ درست نہ ہے۔ پرنسپل گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول سمن آباد لاہور کے مطابق 2007 میں مذکورہ سکول کو نہ تو ڈگری کالج کا درجہ دیا گیا تھا اور نہ ہی اس بارے میں کوئی نوٹیفکیشن موصول ہوا، گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول سمن آباد لاہور بطور ہائر سیکنڈری سکول ہی کام کر رہا ہے۔ (پرنسپل کے سرٹیفکیٹ کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔

مزید برآں اس علاقہ میں خواتین کے لئے محکمہ اعلیٰ تعلیم کی زیر نگرانی ایک پوسٹ گریجویٹ کالج کام کر رہا ہے جس کا فاصلہ مذکورہ سکول سے ایک کلومیٹر سے بھی کم ہے اور اس کالج میں ڈگری اور پوسٹ گریجویٹ کلاسز کی سہولت موجود ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ محکمے کی طرف سے اس جواب کے اندر یہ فرمایا گیا ہے کہ یہاں پر already ایک ڈگری کالج قریب ہی موجود ہے۔۔۔

جناب سپیکر:ایک میل کے فاصلے پر موجود ہے۔جی،فرمائیں!

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر!میں اس سے ضرور اتفاق کرتا ہوں کہ قریب ہی ڈگری کالج موجود ہے مگر اس کا فاصلہ شاید ایک کلومیٹر سے زیادہ ہے کیونکہ وہ کالج میرے حلقے کے اندر ہے۔ میں گزارش یہ کروں گا کہ جس کالج کے بارے میں یہ فرمایا جارہا ہے کہ وہ ایک کلومیٹر سے کم فاصلے پر موجود ہے تو اس میں اس وقت تقریباً آٹھ ہزار بچیاں پڑھ رہی ہیں۔وہاں پر shifts کے اندر بچیاں پڑھ رہی ہیں ایک morning shift ہے اور دوسری evening shift ہے۔ وہاں اس طرح سے بچیوں کو accommodate کیا جارہا ہے۔ ہمیں وہاں پر جگہ بھی available ہے جہاں پر میں ہائر سیکنڈری سکول کی بات کر رہا ہوں اس کو ڈگری کالج کا درجہ دیا جائے تاکہ جو بچیاں وہاں پڑھ رہی ہیں وہ اسی ڈگری کالج میں داخلہ بھی لے سکیں۔ میری آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے گزارش ہو گی کہ یہ کب تک ممکن ہے کہ ہم اس ہائر سیکنڈری سکول کو ڈگری کالج کا درجہ دے سکیں؟ بہت شکریہ

جناب سپیکر:جی،وزیر موصوف!وہ ڈگری کالج کا درجہ چاہتے ہیں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):جناب سپیکر!ہم ڈگری کالج کا درجہ دینے کو تیار ہیں لیکن بد قسمتی یہ ہے کہ 2004 میں ایک پالیسی بنی تھی جب میاں محمد اسلم اقبال صاحب منسٹر تھے اور اس پالیسی کے اندر۔۔۔

جناب سپیکر:نہیں،آپ اُس پر نہ جائیں آپ اس پر بات کریں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):جناب سپیکر!میں ایجوکیشن پالیسی کی بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر:جی،فرمائیں!

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):جناب سپیکر!اس پالیسی کے مطابق پانچ کلومیٹر radius پر نیا کالج نہیں بن سکتا۔اب ہم اس کو دوبارہ revisit کر رہے ہیں اور ہم نے کمیٹی بنادی ہوئی ہے کیونکہ لاہور کے اندر پانچ کلومیٹر کے radius پر بچیوں کے دس کالج موجود ہیں اور تعداد ابھی اور چاہئے۔مطلب یہ ہے کہ لاہور اور اسی طرح باقی شہروں کی بھی ڈیمانڈ ہے اس لئے ہم اسی پالیسی کو revisit کر رہے ہیں اور اس میں پانچ کلومیٹر کے radius کو تبدیل کر رہے ہیں۔اگلے تین ماہ کے اندر جو بھی پالیسی بنے گی اس کے مطابق پھر ہم نیا structure لے کر آئیں گے۔ہم انشاءاللہ تعالیٰ اس کو لازمی بنوائیں گے۔

جناب سپیکر: نہیں، ایک چیز تو دیکھیں۔ ڈگری کالج نہ سہی لیکن evening shift کی بجائے سارا کچھ morning میں ہی کر دیا جائے کیونکہ آپ کے پاس وہاں پر زمین بھی موجود ہے۔ آپ کم از کم وہاں پر additional rooms ہی بنا دیں، یہ تو کروائیں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! اس پر پچھلے تین سال سے کام ہو رہا ہے اور ہم نے اس پر ساری suggestions فائنل کر لی ہیں۔ اس میں پہلے جو پانچ کلو میٹر والی logic رکھی گئی تھی شاید اُس وقت اس کی کوئی ضرورت ہو گی لیکن اس سے نقصان ہوا ہے۔

جناب سپیکر: جی، وہ پانچ کلو میٹر radius withdraw کرتے ہیں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! انشاءاللہ تعالیٰ اس کو دیکھیں گے۔

جناب سپیکر: ذرا اس پر اچھے طریقے سے مہربانی کریں۔ Evening shift میں بچیوں کے لئے خصوصی طور پر دقت آتی ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ اگلا سوال قاضی احمد سعید صاحب کا ہے۔ سوال نمبر بولئے گا۔

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! سوال نمبر 129 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع رحیم یار خان: ڈگری کالج برائے خواتین خان بیلہ کا قیام و دیگر تفصیلات

*129: قاضی احمد سعید: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈگری کالج برائے خواتین خان بیلہ ضلع رحیم یار خان کے قیام کو کتنا عرصہ ہو گیا ہے کتنی لیکچرارز تعینات کی گئی ہیں، ان میں سے کتنی پبلک سروس کمیشن کی طرف سے بھرتی شدہ ہیں اور کتنی عارضی لیکچرارز (دس ہزار روپے ماہانہ) پر کام کر رہی ہیں؟

(ب) کالج ہذا میں لیکچرارز کی کتنی اسامیاں خالی ہیں، کتنے عرصہ سے خالی ہیں اور ان کو پُر نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا حکومت کالج ہذا میں طالبات کی بہتر پڑھائی کی خاطر مستقل لیکچرارز تعینات کرنے کا جلد از جلد ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں نیز اس کالج کے لئے بس کی سہولت بھی نہ ہے وہ بھی جلد از جلد فراہم کی جائے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) ڈگری کالج برائے خواتین خانہ بیلہ ضلع رحیم یار خان کے قیام کو 10ماہ ہوچکے ہیں 12۔ ستمبر 2012 کو اس کالج کا قیام عمل میں آیا۔ اس کالج میں 11اساتذہ کی اسامیوں کی منظوری دی گئی جن میں سے ایک پر اسسٹنٹ پروفیسر پولیٹیکل سائنس تعینات ہوئی ہیں۔ اور انہی کو انچارج پرنسپل کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ نیز طالبات کی تعلیمی ضرورت کے مطابق تین عارضی لیکچرارز /CTI(پندرہ ہزار ماہانہ) پر کام کر رہی ہیں۔

(ب) کالج ہذا میں 12۔ ستمبر 2012 سے دس لیکچرارز کی اسامیاں خالی ہیں کیونکہ اس کالج کے شروع ہونے سے قبل پنجاب پبلک سروس کمیشن میں اساتذہ کی بھرتی کا عمل مکمل ہو چکا تھا نیز کسی لیکچرارز کا ٹرانسفر بھی نہیں ہوا۔

(ج) حکومت پنجاب ہائر سیکنڈری ڈیپارٹمنٹ ڈگری کالج خانہ بیلہ تحصیل لیاقت پور میں طالبات کی بہتر پڑھائی کی خاطر پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے جلد از جلد مستقل لیکچرارز تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور کالج ہذا میں بس کی فراہمی کے لئے ڈیمانڈ مالی سال 14-2013 میں حکام بالا کو بھیج دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ضمنی سوال میں یہ بتا سکتے ہیں کہ گرلز ڈگری کالج برائے خواتین خان بیلہ کتنے رقبے پر محیط ہے، کیا اس کا رقبہ خریدا گیا تھا اگر خریدا گیا تھا تو کتنے میں خریدا گیا اور اگر کسی نے یہ رقبہ donate کیا ہے تو اس کا نام بتا دیا جائے؟

جناب سپیکر: جی، آپ نے جو اصل بات پوچھنے والی تھی یا درستی کروانے والی تھی وہ آپ نے نہیں کہی۔ اس کا نام خانہ بیلہ نہیں ہے بلکہ خان بیلہ ہے۔ آپ اس کو درست کر لیں، اس کو پڑھ لیں جہاں کہیں اس کا ذکر آئے۔

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! خان بیلہ لکھا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: انہوں نے جو نیچے جواب میں دیا ہے میں اس کی بات کر رہا ہوں۔ اس میں خانہ بیلہ لکھا ہوا ہے۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں جواب میں خانہ بیلہ لکھا گیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: خیال کیا کیجئے۔ Chair جو بات کرے وہ ایسے نہیں کرتی۔ جی، وزیر موصوف!

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! انہوں نے جو سوال پوچھا ہے وہ بالکل ایک نیا سوال بنتا ہے۔ اب اگر وہ کسی کا نام ایوان میں لینا چاہتے ہیں تو وہ خود لے لیں۔ میرے knowledge میں نہیں ہے کہ یہ کس نے جگہ donate کی یا کس نے بنایا کیونکہ ان کا سوال بڑا سیدھا تھا کہ قیام کو کتنا عرصہ ہوا ہے، کتنے لیکچرار تعینات ہیں اور کتنی اسامیاں خالی ہیں۔ یہ ضمنی سوال اس سے بالکل different ہے۔ اس وقت میرے پاس رقبے اور نام کے حوالے سے کوئی detail نہیں ہے لیکن باقی اس میں بتا سکتا ہوں۔ اگر کسی کا نام لینا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: ضمنی سوال اسی کے بارے میں پوچھیں جو آپ نے جواب مانگا ہے اسی کی حد تک آپ ضمنی سوال کریں۔ اگر آپ یہ کہیں گے۔۔۔

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! یہ کالج کے حوالے سے پوچھا ہے۔

جناب سپیکر: میں اگر آپ سے یہ پوچھوں کہ جب سے آپ کی پیدائش ہوئی ہے ایک چیز آپ کے پاس ہے اور اس وقت سے وہ چیز آپ کے پاس ہے تو آپ اس کا جواب نہیں دے پائیں گے۔ This I tell you honestly.

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: میری بات سنیں! اگر میں کہوں کہ آپ بتائیں کہ آپ کے سر کے بال کتنے ہیں تو آپ بتا سکیں گے۔ Is it possible?

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! ان گنت۔

جناب سپیکر: دیکھیں! ضمنی سوال جو ہے۔۔۔

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! جیسے وزیر صاحب نے فرمایا ہے۔ اگر ان کو پتا نہیں ہے تو میں بتا دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، آپ بتا دیں۔

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! یہ گرلز ڈگری کالج برائے خواتین خان بیلہ پانچ ایکڑ (چالیس کنال) زمین پر محیط ہے اور یہ زمین پاکستان پیپلز پارٹی کے خواجہ غلام رسول کوریجہ ایم این اے۔192 نے donate کی ہے۔

جناب سپیکر: جی، ان کی مہربانی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ضمنی سوال؟

جناب سپیکر: قاضی صاحب! اب آپ ضمنی سوال تو نہیں کریں گے؟

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کروں گا۔

جناب سپیکر: چلیں! آپ پہلے ضمنی سوال کر لیں۔ ڈاکٹر صاحب! آپ کو بعد میں موقع ملے گا۔

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہاں اس کالج میں گیارہ اساتذہ کی منظوری دی گئی ہے تو اس کالج میں درجہ چہارم کے ملازمین کی تعداد کتنی ہے کیا وہ کنٹریکٹ پر ہیں یا daily wages پر ہیں اور کیا ان کو تنخواہ گورنمنٹ دے رہی ہے یا donation پر ان کا کام چل رہا ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! ویسے میں Chair سے استدعا کروں گا کہ یہ questions point scoring کے لئے نہیں ہوتے۔ مطلب اس پر جو ہمارا Rules of Procedure ہے اگر اس کو بھی ملاحظہ کریں تو انہوں نے جو ضمنی سوال پوچھا ہے یہ new question کے زمرے میں آتا ہے اور ان کو new question کرنا چاہئے۔ اگر اس طرح کے سوال کرنے ہیں تو ان کو Rules of Procedure کا پتا ہونا چاہئے۔ انہوں نے جو سوال پوچھا ہے محکمے کی طرف سے اس کا specific جواب موجود ہے۔ اس کی طرف ایک بھی ضمنی سوال نہیں کر رہے اور یہ بالکل نئی چیزوں کی طرف آ رہے ہیں تو میں Chair سے یہ request کروں گا کہ اس چیز کو بھی تھوڑا سا ملحوظ خاطر رکھا جائے کہ actual چیز کی طرف آیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، میں نے ان کو مثال تو دی ہے۔ اب میری مثال نہ سمجھیں تو میں کیا کروں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! شکریہ

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب! ضمنی سوال کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! کالج ہذا میں 2012 سے دس لیکچرارز کی اسامیاں خالی ہیں اور لکھا ہے کہ اس کالج کے شروع ہونے سے قبل پنجاب پبلک سروس کمیشن میں اساتذہ کی بھرتی کا عمل مکمل ہو چکا تھا اور اس لئے کسی کا ٹرانسفر بھی نہیں ہوا اور یہ سارا مسئلہ اس میں لکھا ہوا ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ یہ ستمبر 2012 کا ہے اور آج اگست 2013 ہے۔ ابھی count کر لیں کہ کتنے مہینے گزر گئے ہیں ظاہر ہے کالج بنا، feasibility بنی، اعلان ہوا اور جب اس کی vacancies رکھی گئیں تو ان کی تنخواہیں exchequer کے اندر رکھی گئیں۔ اب اس حوالے سے یہ ہماری تعلیم کی دلچسپی کا مظہر ہے کہ گیارہ مہینے گزر گئے ہیں اور وہاں پر پبلک سروس کمیشن کو محکمے نے requisition تک نہیں دی۔ میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو سارا سلسلہ ہے کیا آپ نے اس کو بھی look after کیا ہے؟ کیا آپ نے تجویز نہیں کیا کہ جہاں خالی اسامیاں ہوں وہاں regularly بھرتی شروع ہو جائے کیوں محکمہ requisition بار بار دیتا ہے؟ اس میں بنیادی وجہ یہ بھی ہوتی ہے کہ یہ جو خالی اسامیاں ہوتی ہیں اس کے against تنخواہوں کے پیسے رکھے ہوتے ہیں وہ reappropriate کر کے کچھ اور دوسرے مقاصد کے لئے استعمال کر لیتے ہیں۔ یہ تعلیم کا قتل ہے اس لئے میں یہ گزارش کروں گا کہ وزیر موصوف اس طرف توجہ دیں اور میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا کوئی ایسا regular system وزیر موصوف بنانے کے لئے تیار ہیں کہ جیسے ہی اسامیاں خالی ہوں تو automatically Public Service Commission کو requisition چلی جائے تاکہ تعلیم کا یہ سلسلہ احسن طریقے سے جاری رہے۔

جناب سپیکر: جی، ہم جواب لیتے ہیں۔ وہ اس کا جواب دیں گے۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! اس کے اندر جس طرح ہمارے ڈاکٹر سید وسیم اختر نے نشاندہی کی ہے یہ بڑا burning issue ہے اس وقت پنجاب کے اندر چار ہزار سے زیادہ لیکچرارز کی پوسٹیں خالی پڑی ہیں اور ہم نے پبلک سروس کمیشن سے request کی ہوئی ہے۔ اب اگر اس کالج کی بات کریں تو اس کی building پر 10 کروڑ روپے سے زیادہ کی لاگت لگا کر حکومت پنجاب نے بنائی، 3 کروڑ روپے یہاں پر لیبارٹری اور فرنیچرز کے لئے دیا گیا اور سالانہ 65 لاکھ روپیہ اس کو دیا جاتا ہے، اتنا کچھ کرنے کے بعد اس کالج کی capability اس لئے پوری نہیں ہو پا رہی کیونکہ یہاں پر لیکچرارز کی کمی ہے۔ اب اس پر کیونکہ ایک سسٹم بنا ہوا ہے، جس طرح میں نے پہلے ایوان کو apprise کیا ہے کہ ہم جو ایجوکیشن پالیسی لے کر آ رہے ہیں اس کے اندر ہم اس چیز کو بھی دیکھ رہے ہیں اور جو ڈسٹرکٹ ایجوکیشن

اتھارٹیز بن رہی ہیں اس کے اندر ہمارا way forward یہ ہے کہ انہی ڈسٹرکٹ سے لوکل لوگوں کو لیا جائے گا اور لوکل بھرتی کی جائے گی تاکہ جو ٹرانسفر اور posting کے اندر ٹائم ضائع ہوتا ہے وہ نہ ہو اور یہ لوگ serve locally کر سکیں۔ ہم ایجوکیشن پالیسی میں اس کو بھی دیکھ رہے ہیں۔ انشاء اللہ پھر یہ پالیسی اس ایوان کے سامنے آئے گی اور ایوان نے اس پر فیصلہ کرنا ہے۔ ہماری ایجوکیشن پالیسی تین سے چار ماہ تک بنے گی جس کے اندر ہم اس کو redress کریں گے اور وہ ایوان کے سامنے رکھی جائے گی۔

جناب سپیکر: جی، آپ ذرا request پبلک سروس کمیشن کو فوری طور پر بھجوائیں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! already ہم نے بھجوائی ہوئی ہے اور وہاں پر ذرا back lock بہت زیادہ ہے۔

جناب سپیکر: آپ مہربانی کر کے چیئرمین صاحب کو کہہ کر ادھر کام کو expedite کروائیں۔ یہ بڑا قومی نقصان ہو رہا ہے اور قومی نقصان برداشت نہیں ہے۔ جی، اگلا سوال محترمہ عائشہ جاوید صاحبہ کی طرف سے ہے۔ سوال نمبر بولئے گا۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 336 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

کالج لائبریرین کے سروس سٹرکچر اور سروس رولز بنانے کی تفصیلات

*336: محترمہ عائشہ جاوید: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کالج لائبریریز کے لئے سروس سٹرکچر اور سروس رولز بنائے جا رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ ہائر ایجوکیشن نے وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایت پر سروس سٹرکچر اور سروس رولز کے حوالے سے ایڈوائس کے لئے محکمہ خزانہ کو چٹھی لکھی تھی؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو محکمہ ہائر ایجوکیشن نے محکمہ خزانہ کے جواب کی روشنی میں اب تک کیا کارروائی کی ہے، اگر محکمہ خزانہ نے چٹھی کا جواب نہیں دیا تو اس پر کتنے ریمائنڈرز بھیجے گئے؟

(د) اگر تمام کارروائی مکمل ہو چکی ہے تو فائنل نوٹیفکیشن جاری کرنے میں کیا رکاوٹ ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست ہے کہ محکمہ ہائر ایجوکیشن میں کالج لائبریریز کے لئے سروس سٹرکچر اور سروس رولز بنائے جارہے ہیں۔

(ب) درست ہے کہ محکمہ ہائر ایجوکیشن نے وزیراعلیٰ پنجاب کی ہدایت پر مورخہ 2۔اپریل 2013 کو محکمہ خزانہ کو ایک چٹھی بحوالہ لیٹر نمبر SO(CE-VI)9-6/2011 لکھی۔

(ج) محکمہ خزانہ نے ہماری چٹھی کے جواب میں کچھ اعتراضات اٹھائے ان اعتراضات کے جواب کے لئے محکمہ ہائر ایجوکیشن نے ڈی پی آئی کالجز کو مورخہ 2013-07-22 مراسلہ جاری کیا کہ فوری طور پر اس کا جواب دیا جائے جس پر ڈی پی آئی نے 2013-07-26 کو جواب مہیا کر دیا ہے جو کہ محکمہ خزانہ کو بھجوایا جارہا ہے۔

(د) اس سلسلہ میں جیسے ہی محکمہ خزانہ سے منظوری ہوگی تو فوری طور پر لیٹر جاری کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال پڑھ رہی ہوں اور منسٹر صاحب سے یہ پتا کرنا چاہوں گی کہ ان کے محکمے نے جز(ج) میں جواب دیا ہے، میرا actual question regarding the service structures of libraries. تھا اور یہ بہت important question ہے اس میں اگر ہم دیکھیں تو محکمہ خود مان رہا ہے کہ انہوں نے ابھی تک service structures کے rules نہیں بنائے۔ اگر تھوڑا سا chronologically دیکھیں تو میرا سوال جو کہ میں نے 13۔ جون کو اٹھایا تھا اس کے بعد انہوں نے 22۔ جولائی کو محکمے کو ایک لیٹر لکھا جس کا جواب ان کو 26 تاریخ کو موصول ہو گیا۔ اب آگے جا کر یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ محکمہ خزانہ کو بھجوایا جارہا ہے۔ یہ کون سا والا Tense ہے کہ بھجوایا جارہا ہے؟ ابھی تک almost ایک ماہ گزرنے کو آیا ہے اور اس بارے میں ہمارا سوال اسمبلی میں اٹھ گیا ہے تو میں یہ پوچھنا پسند کروں گی کہ کیا محکمے نے اس پر آگے کچھ کام کیا ہے یا نہیں کیا؟

جناب سپیکر: میں آپ سے ایک گزارش کروں گا کہ ضمنی سوال کے لئے آپ تھوڑا سا ٹائم نکالا کریں جب آپ کو ٹائم ملے۔ نیشنل اسمبلی کے سوالات اور جوابات کے ٹائم کو کبھی ذرا چیک کریں اور اس کے مطابق تھوڑا سا عمل کریں۔ دیکھیں! اگر اتنا ٹائم ایک ضمنی سوال پر لگ جائے تو یہ قومی نقصان ہے۔ آپ جتنا بھی کم سے کم ٹائم لگائیں بہتر ہے۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! آپ صرف میرے لئے کہہ رہے ہیں؟۔۔۔

جناب سپیکر: میں آپ سے گزارش کر رہا ہوں، آپ سب کے لئے کہہ رہا ہوں اور آپ اکیلے کے لئے نہیں کہہ رہا۔ جی، وزیر موصوف! ان کے ضمنی سوال کا جواب دے دیں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میں صرف بتانا یہ چاہتا ہوں کہ ایوان کو یہ بھی appreciate کرنا چاہئے کہ service rules اور service structure کی پچھلی history اٹھا کر دیکھیں کہ آخری کام کب ہوا تھا۔ یہ کام ہماری حکومت نے پچھلے دور میں شروع کیا تھا کیونکہ service structures کو بناتے ہوئے اور اس پر ساری legalities اور modalities کو دیکھتے ہوئے کچھ ٹائم لگتا ہے۔ ہم نے یہ سب فائنل کر کے بھیج دیا ہوا ہے جیسے ہی فنانس منسٹری سے آتا ہے تو ہم اس کی implementation کی طرف جائیں گے۔

جناب سپیکر: ذرا ان سے رابطہ بھی کر لیں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! فنانس منسٹری سے رابطہ ذرا مشکل ہی ہوتا ہے لیکن ہم ان سے رابطے میں ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ یہ کیا بات ہوئی، رابطہ کیوں مشکل ہوتا ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! اس کو دیکھ لیتے ہیں، انشاء اللہ تعالیٰ ہو جائے گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کالج لائبریریز کے لئے تو سروس سٹرکچر اور سروس رولز کی بات ہو رہی ہے۔ محکمہ کے under بہت سے ہائر سیکنڈری سکولز آتے ہیں جس میں انٹرمیڈیٹ تک تعلیم دی جاتی ہے وہاں پر بھی لائبریریز موجود ہیں جہاں لائبریرین بھی ہیں اور ان کی qualification کالج لائبریریز کے مطابق ہے۔ بعض ہائر سیکنڈری سکولز میں وہ کلاسیں بھی لیتے ہیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کالج لائبریرین کے سروس رولز اور سروس سٹرکچر کی movement ہوئی ہے تو کیا ہائر سیکنڈری سکولز کے لائبریرین کے حوالے سے بھی محکمہ کچھ initiate کر رہا ہے کہ اس کے ساتھ ان کے بھی سروس رولز بن جائیں کیونکہ qualification تو ایک ہی ہے۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! اس حوالے سے جتنے بھی لائبریرین ہیں ان سب کے لئے کوشش کی جا رہی ہے۔ اس کے علاوہ میں آپ کو ایک اور چیز بھی بتا دوں کہ ہم digital libraries کے حوالے سے بھی کام کر رہے ہیں۔ جب ہماری ایجوکیشن پالیسی فائنل ہو گی تو میں اس بارے میں کسی دن ایوان کو apprise بھی کروں گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب کو بتانا چاہتا ہوں کہ میری معلومات کے مطابق ہائر سیکنڈری سکولز کے لائبریرینز کے لئے سروس سٹرکچر بنانے کے معاملہ کو بھی محکمہ پوری طرح سے دیکھ لے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! اس معاملہ کو بھی اس سوال کے ساتھ add کر لیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ کی بڑی مہربانی، شکریہ

جناب سپیکر: محترمہ عائشہ جاوید! کیا آپ کی بات کا مکمل جواب آ گیا ہے، اب آپ نے کوئی اور سوال تو نہیں کرنا؟۔۔۔ کدھر گئی ہیں، ناراض تو نہیں ہو گئی ہیں؟۔۔۔

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب سپیکر! وہ سپیشل کمیٹی نمبر I کی میٹنگ میں گئی ہیں۔

جناب سپیکر: اچھا۔ وہ میٹنگ میں چلی گئی ہیں، ان کی مرضی ہے۔ اگلا سوال محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔ سوال نمبر بولئے گا۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 368 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی میں ڈائریکٹر کی اسامیاں و دیگر تفصیلات

*368: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی لاہور میں ڈائریکٹر کی کل اسامیاں کتنی اور کس کس گریڈ اور شعبہ جات کی ہیں؟

(ب) ان اسامیوں پر تعیناتی کے لئے تعلیمی قابلیت اور تجربہ کی تفصیل نیز ان کی تعیناتی کی اتھارٹی کون ہے؟

(ج) اس یونیورسٹی میں ان اسامیوں پر کام کرنے والے افراد کے نام، ولدیت، پتا جات، تعلیمی قابلیت اور تجربہ کی تفصیل بتائیں؟

(د) یہ کب اور کس کس اتھارٹی نے بھرتی کئے تھے، ان میں کون کون سے آفیسرز مطلوبہ تعلیمی قابلیت اور تجربہ کے حامل نہ ہیں؟
(ہ) کتنے ملازمین کو متعلقہ قوانین میں نرمی کر کے بھرتی کیا گیا ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانامشہود احمد خان):

(الف) لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی لاہور میں ڈائریکٹر کی اسامیاں، ان کے گریڈ اور شعبہ جات کی تفصیل Annex-I ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ب) لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی لاہور ڈائریکٹر کی اسامیوں کے لئے تعلیمی قابلیت اور تجربہ کی تفصیل نیز ان کی تعیناتی کی اتھارٹی کی تفصیل بھی Annex-I ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ج) لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی لاہور میں ڈائریکٹر کی اسامیوں پر کام کرنے والے افراد کے نام، ولدیت، پتاجات، تعلیمی قابلیت اور تجربہ کی تفصیل Annex-II ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(د) لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی لاہور میں کام کرنے والے تمام ڈائریکٹرز کو سنڈیکیٹ کی منظوری سے بھرتی کیا گیا ہے اور ان میں سے تمام کے تمام مطلوبہ تعلیمی قابلیت اور تجربہ کے حامل ہیں۔
(ہ) لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی لاہور میں کسی بھی ملازم کو قوانین میں نرمی کر کے بھرتی نہیں کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! محکمہ کی طرف سے جو جواب موصول ہوا ہے وہ غلط ہے۔ اس میں کافی نام غائب ہیں اور جو تفصیل درج کی گئی ہے میں اس سے مطمئن نہیں ہوں۔ میرے اس سوال کے جواب پر تحفظات ہیں۔

جناب سپیکر: کیا آپ Annex-I جو ایوان کی میز پر رکھا گیا ہے اس کی بات کر رہے ہیں؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! یونیورسٹی کی طرف سے جو جواب آیا ہے میں اس کی بات کر رہی ہوں۔

جناب سپیکر: اس میں کیا غلطی ہے؟ اس کی نشاندہی کر دیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! ایک تو یہ ہے کہ انہوں نے جو بھرتیاں کی ہیں وہ Rules and Regulations سے ہٹ کر ہیں۔ میں نے یہ سوال پوچھا تھا کہ گریڈ 11 اور اس سے اوپر بھرتی کئے گئے ملازمین کی تعلیمی قابلیت اور تجربہ کی تفصیل بتائیں۔ اس کی تفصیل کے مطابق وائس چانسلر نے جو بھرتیاں کی ہیں وہ illegal ہیں۔ میری اطلاع کے مطابق انہوں نے کچھ عہدوں پر اپنے من پسند لوگوں کو بھرتی کیا ہے اور ان کو oblige کیا جا رہا ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں ان کے نام بھی بتا سکتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بتائیں!

محترمہ فائزہ احمد ملک: ایک بھرتی انہوں نے کی ہے جس کا Annex-I میں ذکر نہیں کیا گیا جبکہ وہ خاتون وہاں پر موجود ہیں اور تنخواہ بھی لے رہی ہیں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارے لئے بہت ہی معزز ایوان ہے اور یہاں پر محکمہ کی طرف سے جو جواب آتا ہے، میں نے آج صبح بھی بات کی جس طرح قاضی احمد سعید صاحب کا سوال تھا اس پر مجھے خود حیرت ہوئی تھی کہ اتنی investment اور وہاں پر اتنی کم تعداد میں بچیاں ہیں یہ ہماری ذمہ داری ہے صرف حکومت کی نہیں بلکہ اپوزیشن کی بھی ذمہ داری ہے کہ جو چیزیں ہیں ان کو point out کریں۔ پہلی بات یہ ہے کہ کالج میں جتنے ڈائریکٹر لگے ہوئے ہیں ان کی appointment کیسے ہوتی ہے، ان کی Appointing Authority کون ہے؟ یہ already in black and white ایوان کے سامنے رکھ دیا گیا ہے۔ سنڈیکیٹ qualifications کو دیکھتے ہوئے فیصلہ کرتی ہے۔ سنڈیکیٹ اتھارٹی ہے اور کوئی نہیں ہے جس نے ان کو appoint کرنا ہے۔ اگر یہ سمجھتی ہیں کہ اس میں کوئی غلطی ہوئی ہے تو مجھے point out کریں میں انشاء اللہ تعالیٰ اس پر ایکشن بھی لوں گا اور کارروائی بھی کروں گا لیکن ایوان میں جو جواب آیا ہے اس کے مطابق یونیورسٹی میں کوئی غلط appointments نہیں ہوئی ہیں، تمام Rules کو follow کیا گیا ہے، procedure کو follow کیا گیا ہے۔ Appointing Authority نے باقاعدہ due process کو adopt کرتے ہوئے ان سب کو appoint کیا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! آپ کی اجازت ہو تو میرے پاس three examples with proof موجود ہیں۔ میں ان کا ذکر ایوان میں کرنا چاہوں گی۔

جناب سپیکر: جی، آپ بتائیں!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! لاہور کالج کی موجودہ وائس چانسلر 2011-07-14 میں تعینات ہوئی تھیں انہوں نے Director, University Advancement and Financial Aid کی پوسٹ پر سید محمد علی رضوی صاحب جن کی تنخواہ ڈیڑھ لاکھ روپے ہے مع ٹرانسپورٹ ان کو facilitate کیا ہے۔ اس پوسٹ کے لئے جو required تعلیمی قابلیت ہے وہ Ph.D with 10 years administrative experience or MBA/MPA/MA Economics or related discipline from HEC recognized university with 15 years administrative experience ہے۔

جناب سپیکر: ایم پی اے بھی ہوتا ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! یہ Masters in Public Administration ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جبکہ سید محمد علی رضوی صاحب کی تعلیمی قابلیت M.A English ہے انہوں نے PGD حاصل کیا ہوا ہے اور ان کا 15 سال کا administrative experience بھی نہیں ہے اس لئے میں سمجھتی ہوں کہ وہ اس پوسٹ کے لئے eligible نہیں ہیں لیکن جو ہماری وائس چانسلر ہیں انہوں نے ان کو اس پوسٹ کے لئے eligible قرار دے کر نہ صرف بھرتی کیا ہے بلکہ ایڈیشنل چارج بھی دیا ہے جبکہ میرے خیال میں Rules کے مطابق کنٹریکٹ پر جو بھی بھرتی کی جاتی ہے اس کو ایڈیشنل چارج نہیں دیا جا سکتا لیکن ان کے پاس ایڈیشنل چارج بھی ہے اور required post پر 18 سالہ تعلیمی تجربہ کی ضرورت ہے جبکہ ان کا تجربہ 15 سال کا بنتا ہے۔ سنڈیکیٹ کی میٹنگ میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ یہ posts ایڈورٹائز کی جائیں گی اس کے بعد ہی بھرتی ہو گی لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ یونیورسٹی نے سنڈیکیٹ کی میٹنگ سے approval لئے بغیر ہی یہ بھرتیاں کی ہیں اور بھرتیاں کرنے کے بعد ان لوگوں کو oblige کیا جا رہا ہے، نہ صرف یہ کہ رضوی صاحب کو بھرتی کیا گیا ہے بلکہ ان کی بیگم کو بھی بھرتی کیا گیا ہے اور میں نے جو detail مانگی ہے اس میں ان کی بیگم کا کوئی ذکر نہیں کیا گیا۔ ان کی بیگم کا نام ہے 'سجیلہ علی' جو صرف ایم اے ہیں اور گریڈ۔19 کی اسسٹنٹ پروفیسر ایجوکیشن ہیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! ان کی بات کا جواب دیں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ وہ ابھی بات کر رہی ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ!آپ نے کوئی اور بھی نشاندہی کرنی ہے تو کر لیں۔اس کے بعد جواب لے لیں گے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر!ان کی جو بیگم ہیں ان کو 75ہزار روپے تنخواہ پر رکھا گیا ہے۔

جناب سپیکر: کن کی بیگم کی بات کر رہی ہیں؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جن رضوی صاحب کا میں نے آپ سے ذکر کیا ہے میں ان کی بیگم کی بات کر رہی ہوں ان کا ذکر اس Annexure میں نہیں ہے اور ان کو بھی illegal appoint کیا گیا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر!کیا آپ یہ سمجھے کہ یہ منسٹر صاحب کی بیگم کی بات کر رہی ہیں؟(قہقہہ)

جناب سپیکر: یہ تو آپ نے ہمیں پریشان کر دیا تھا۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر!آپ کی توجہ تھوڑی دیر کے لئے اُدھر چلی گئی تھی اس لئے آپ کو سمجھ نہیں آئی۔ میری گزارش یہ ہے کہ پنجاب حکومت کا دعویٰ ہے کہ ہم تعلیمی اداروں میں میرٹ کو مد نظر رکھتے ہیں اور اس دعوے سے ہٹ کر اگر اتنی بڑی یونیورسٹی کے اندر اس طرح کے غیر قانونی کام ہوں گے تو پھر ہم کس طرح یہ توقع کرتے ہیں کہ ہمارے ادارے جن کا پوری دنیا میں نام ہے وہ اپنے میرٹ کو قائم رکھ سکیں گے اور اچھا رزلٹ دے سکیں گے۔اس کے بعد میں یہ کہنا چاہوں گی کہ میرے ہی سوال کا جو آخری حصہ ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اپنے پہلے ضمنی سوال کا تو جواب آنے دیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر!میں اکٹھا سوال کر لیتی ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں جی،اکٹھا سوال کر لیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر!منسٹر صاحب نے ابھی آپ کے سامنے کہا کہ محکمہ غلط جواب نہیں دیتا محکمہ ٹھیک جواب دیتا ہے۔ پچھلے جتنے دنوں سے Question Hour ہو رہے ہیں آپ اس بات کے گواہ ہیں کہ محکمہ کی طرف سے جو جواب آتے ہیں وہ کتنے غلط ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: جہاں ان کی غلطی ہو جس کی نشاندہی ہو جائے میں اس پر اپنے stricture بھی pass کرتا ہوں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر!آپ کے ریمارکس بھی آتے ہیں۔

جناب سپیکر: سارے سوال تو غلط نہیں ہوتے کسی میں غلطی ہو جاتی ہے اور ہم اس کی correction مانگتے ہیں۔ جی، آپ اپنا سوال مکمل کر لیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میرے ضمنی سوال کا آخری حصہ یہ ہے کہ پنجاب حکومت کے محکمہ ہائر ایجوکیشن کا جو اس وقت قانون ہے، اس کے مطابق ہم ریٹائرڈ ملازمین کو کنٹریکٹ پر بھرتی نہیں کر سکتے اور یہ سپریم کورٹ کا آرڈر ہے۔ اگر سپریم کورٹ کا یہ آرڈر موجود ہے تو پھر اس کے مطابق لاہور کالج میں جن ریٹائرڈ پروفیسروں کو بھرتی کیا گیا ہے وہ غیر قانونی عمل ہے۔

جناب سپیکر: سپریم کورٹ کے آرڈر کی کاپی آپ کے پاس موجود ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: کاپی موجود نہیں ہے لیکن سپریم کورٹ کے آرڈر موجود ہیں اور وزیر موصوف اس آرڈر سے بخوبی آگاہ بھی ہوں گے۔ ان پروفیسروں کے ناموں کی تفصیل بھی میرے پاس موجود ہے اگر آپ حکم کریں تو میں ان پروفیسروں کے نام بھی بتا دیتی ہوں جن کو ریٹائرمنٹ کے بعد کنٹریکٹ پر بھرتی کیا گیا ہے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد وہ پنشن لے رہے ہیں اور لاہور کالج یونیورسٹی سے تقریباً ڈیڑھ دو لاکھ روپے ماہانہ تنخواہ بھی لے رہے ہیں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب والا! اس سوال کا جواب جو مہیا کیا گیا ہے اس کا اگر آپ Annexure دیکھیں تو اس میں بڑا clearly لکھا ہوا ہے، محترمہ کی میں بڑی عزت کرتا ہوں کیونکہ وہ بڑی زبردست political worker ہیں، محترمہ اگر Annexure-II کو دیکھیں تو Serial No. 9 پر ان کا requisite experience بھی لکھا ہوا ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے فرمایا ہے کہ سنڈیکیٹ کی میٹنگ نہیں ہوئی، اگر آپ Annexure-II کو ملاحظہ کریں تو اس میں اس کی تفصیل موجود ہے، اس کے علاوہ سنڈیکیٹ کی recommendations کی تفصیل بھی موجود ہے۔ سنڈیکیٹ کی میٹنگ میں باقاعدہ ان appointments کو approve کیا گیا ہے اور اس کے بعد نوٹیفکیشن جاری ہوا ہے۔ اس میں لکھا ہوا ہے کہ In pursuance of the decision of the Syndicate taken in its 47th meeting held on 22nd March 2013 جس میں ڈاکٹر ایس ایم علی رضوی کو Director, University Advancement and Financial Aid لگایا گیا۔ Appointment کا جو طریق کار ہے وہ adopt کیا گیا ہے، متعلقہ اتھارٹی نے اس سلسلے میں proper meeting کر کے ان کی qualification کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کی appointment کی ہے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب والا! وزیر موصوف کو یونیورسٹی والوں نے "بوٹی" تو ضرور بھیجی ہے لیکن میری گزارش یہ ہے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، میری بہن ان کے پاس پہلے سے جواب موجود ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! آپ میری بات سنیں۔

جناب سپیکر: مجھے نہیں پتا کہ کیا بھیجا ہے، کم از کم میں نے نہیں دیکھا۔ ویسے بھی محکمے والے انہیں assist کرنے کے لئے بیٹھے ہیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جس بھرتی کا ہم یہاں پر specifically ذکر کر رہے ہیں، جس بندے کی بھرتی کی بات کر رہے ہیں، Rules کے مطابق advertisement کے بعد بھرتی کی جانی تھی لیکن اس کے لئے کسی اخبار میں کوئی اشتہار نہیں دیا گیا۔ سنڈیکیٹ کی میٹنگ سے بھی پہلے چھ ماہ کے لئے ان کی appointment کر کے نوٹیفکیشن کیا گیا۔ اگر آپ کہیں تو میں آپ کو اس نوٹیفکیشن کی تاریخ بھی بتا دیتی ہوں، 25-09-2013 کو اشتہار اور سنڈیکیٹ کی منظوری کے بغیر چھ ماہ کے لئے ان کی تقرری کی گئی۔

جناب سپیکر: 25-09-2013 کی بات کر رہی ہیں؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جی ہاں! اس کے ساتھ ساتھ ان کو اضافی چارج بھی دے دیا گیا۔

معزز ممبران: 25-09-13 تو ابھی آنی ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب والا! Sorry میں 25-09-2012 کی بات کر رہی ہوں۔

جناب سپیکر: کوئی بات نہیں correction ہو گئی ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب والا! میری گزارش یہ ہے کہ میرے معزز ممبران اتنے نہ تڑپیں اگر میرے منہ سے 2012 کی جگہ 2013 نکل گیا ہے، یہ اتنی بڑی بات نہیں ہے، اس میں میرا کوئی ذاتی فائدہ نہیں ہے یہ آپ کا اور میرا فرض ہے کہ ہم جب بھی۔۔۔

جناب سپیکر: آپ مجھ سے بات کریں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب والا! ہم اپنے بچوں کے مستقبل کو داؤ پر نہیں لگنے دیں گے، میری یہ گزارش ہے کہ کسی وائس چانسلر کی اتنی اتھارٹی نہیں ہونی چاہئے کہ وہ گورنمنٹ کے Rules کو bypass کرے اور bypass کرکے ہمارے بچوں کے future سے کھیلے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، درست ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب والا! بطور پارلیمنٹیرین ہماری یہ ذمہ داری ہے کہ اگر کوئی چیز ہماری نظر میں آئے تو آپ کو اور ہمیں بلا تخصیص یہ چیز دیکھنی چاہئے کہ ہمارے بچوں کا مستقبل داؤ پر نہ لگے۔

جناب سپیکر: ابھی جواب لے لیتے ہیں. I agree with you. وزیر صاحب! ان کو اس کا تفصیلی جواب دیں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب والا! already محکمے کی طرف سے جو جواب آیا ہے، یونیورسٹی نے بھی اپنا point of view پیش کیا ہے، محترمہ کے بارے میں جیسا کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ میں ان کی بہت عزت کرتا ہوں لیکن لگتا یہ ہے کہ یہ اس دور میں پڑھتی رہی ہیں جب "بوٹیوں" کا رواج تھا اب بوٹیوں کا رواج ختم ہو چکا ہے۔ اب ہم میرٹ پر امتحانات لیتے ہیں، جہاں تک ان کے سوال کا تعلق ہے میں اس پر اپنے محکمے سے پورا جواب لے کر جو actual position ہو گی ایوان کے سامنے پیش کروں گا۔ شکریہ

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اس پر میرا بھی ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ No Supplementary Question from you.

شیخ علاؤالدین: جناب والا! صرف ایک ضمنی سوال کرنا ہے۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں، جن کا سوال ہے پہلے ان کو satisfy کرنے دیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب والا! میں آپ کی اطلاع کے لئے یہ بھی عرض کر دوں کہ رضوی صاحب کی تعیناتی لاہور ہائیکورٹ میں چیلنج ہو چکی ہے ایوان اگر یہ سمجھے کہ میں غلط بات کر رہی ہوں یا میری کسی بات میں غلط بیانی ہے تو میں عرض کروں گی کہ میں نے authentic بات کی ہے اور اسی لئے میں نے یہاں پر point out کیا ہے کہ ان کی بیگم بھی۔۔۔

جناب سپیکر: جب یہ matter subjudice ہے پھر تو اس معاملے پر بحث ہی نہیں ہو سکتی۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میرے ضمنی سوال کا آخری حصہ یہ ہے کہ کنٹریکٹ پر جو ریٹائرڈ ملازمین رکھے گئے ہیں ان کی بھرتی کا کیا جواز ہے اور محکمے کی طرف سے اس کا جواب بھی نہیں دیا گیا؟

جناب سپیکر: آخری سوال ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: اس کے علاوہ Annexure میں رضوی صاحب کی بیگم کا ذکر بھی نہیں کیا گیا۔

جناب سپیکر: کسی کی بھی بیگم ہو یا بہن ہو اگر وہ qualify کرتی ہے تو اس کی تقرری میں کیا حرج ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب والا! ان کی بیگم کا نام 'سجیلہ علی' ہے۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب والا! اب تو دیکھنا پڑے گا کہ اگر یہ معاملہ کورٹ میں ہے پھر تو یہ subjudice matter ہے، محکمے نے بھی شاید اس کو نہیں دیکھا اگر یہ واقعی subjudice ہے تو پھر یہ ایوان کے اندر discuss ہی نہیں ہو سکتا۔ میں یہ ساری چیزیں دیکھ کر ایوان کو apprise کروں گا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب والا! اس سلسلے میں ایوان کی ایک کمیٹی بنا دی جائے جو اس سارے مسئلہ کو examine کرے۔

شیخ علاؤالدین: جناب والا! میرا بھی ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: مہربانی کریں۔ When the matter is subjudice ہم اس پر بحث نہیں کر سکیں گے۔ شکریہ

شیخ علاؤالدین: جناب والا! آپ میری عرض تو سن لیں۔

جناب سپیکر: نہیں، اس پر بات نہیں ہو سکتی. It amounts to contempt of court.

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: حضرت! آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟

ملک محمد احمد خان: جناب والا! میں آپ کی Ruling چاہتا ہوں کہ اگر کوئی سوال opposition benches سے کیا جائے تو کیا ضمنی سوال کا حق بھی صرف اپوزیشن کے ممبر کو حاصل ہو گا؟

جناب سپیکر: یہ باتیں جہاں پر decide ہوئی ہیں اس کا آپ کو بھی پتا ہے، میں اس بارے میں آپ کو کچھ نہیں کہہ سکتا۔

ملک محمد احمد خان: جناب والا! اگر تو Rules میں provided ہے پھر تو ٹھیک ہے ورنہ کوئی بھی سوال کر سکتا ہے۔

جناب سپیکر: آپ کی بات درست ہے Rules میں تو provided ہے کہ ہر ممبر سوال کر سکتا ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب والا! میری دوسری گزارش یہ ہو گی۔۔۔

جناب سپیکر: لیکن کچھ commitment بھی ہوتی ہیں، کوئی ذاتی بات بھی ہوتی ہے، اس ایوان کے تقدس کا بھی خیال رکھا جاتا ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب والا! اس ایوان کا تقدس سب سے مقدس ہے اور یہ تقدس اسی صورت میں قائم ہو سکتا ہے کہ ان Rules کو in true letter and spirit follow کیا جائے otherwise تقدس برقرار نہیں رہے گا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے پھر آپ کے بھی سوالات آنے چاہئیں، آپ بھی بجائیں اور کھڑکائیں، ادھر سے تو پتا نہیں کتنے سوالات ہوں گے، مجھے اس پر کیا اعتراض ہے؟ میں نے تو ان کا بھی خیال کرنا ہے، آپ کی مہربانی۔

ملک محمد احمد خان: جناب والا! میں وزیر موصوف کی خدمت میں عرض کروں گا کہ یہ بات میرے علم میں ہے اور میں on the floor of this House یہ کہوں گا کہ معزز وزیر صاحب بھی یہ جانتے ہیں کہ سپریم کورٹ کے فیصلے کی موجودگی میں، جس میں age of superannuation اور contract services جتنی بھی ہیں، کیا سپریم کورٹ کے آرڈر کی موجودگی میں سنڈیکیٹ کوئی ایسا فیصلہ کر سکتا ہے جس سے سپریم کورٹ کے آرڈر کی violation ہو۔

جناب سپیکر: یہ 2012 کی بات ہے latest position نہیں ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب والا! یہ 2004 کا فیصلہ ہے جس کا میں ذکر کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: مہربانی، تشریف رکھیں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب والا! میں نے جو فیصلہ پڑھا ہے وہ judiciary سے متعلق تھا، اس کے اندر parameter رکھے گئے ہیں، اس کے بعد بہت زیادہ examples بھی موجود ہیں اور میرے فاضل دوست خود بھی ایک اچھے lawyer ہیں اگر یہ اس فیصلے کو پڑھیں تو اس کے بعد کافی زیادہ لوگ کنٹریکٹ پر رکھے گئے ہیں۔ ہر آدمی کا اپنا ایک different case ہے اور اس کی اپنی background ہے۔ یہ جو بات کر رہے ہیں اس کی یہاں پر implementation نہیں ہوتی۔

جناب سپیکر: اس کو بعد میں دیکھ لیں گے۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب والا! اس کو دیکھ لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ بھی دوبارہ پڑھ لیں، وہ بھی دوبارہ پڑھ لیں گے۔

ملک محمد احمد خان: جناب والا! پٹرولیم ڈیپارٹمنٹ کے اندر اس قسم کے رکھے گئے لوگوں کو نکالا گیا ہے وہ فیصلہ صرف judiciary پر apply نہیں کرتا بلکہ سنڈیکیٹ پر بھی کرتا ہے اور سنڈیکیٹ سپریم کورٹ کے فیصلے کی violation کر ہی نہیں سکتی۔

جناب سپیکر: وزیر تعلیم صاحب! آپ اس کو thrash out کریں، آپ کی مہربانی، تشریف رکھیں۔ محترمہ! اگلا سوال بھی آپ ہی کا ہے؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں یہ گزارش کروں گا کہ ہمارے وزیر صاحب جو انتہائی قابل بھی ہیں انہوں نے بھی کہہ دیا کہ یہ matter subjudice ہے۔ اس حد تک تو subjudice ہے جہاں تک کہ اس کی appointment ہے لیکن میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کیا اس پر Privilege Motion نہیں بنتی کیونکہ ایوان میں سوال چاہے کسی بھی طرف سے آئے اگر وہ سوال public interest کا ہے اور ایوان کو غلط اطلاع دی گئی ہے تو پھر یہ Privilege Motion بنتی ہے۔ وزیر صاحب کو یہ چاہئے تھا کہ وہ plainly یہ کہتے کہ جناب اگر آپ کی Privilege Motion بنتی ہے تو لائیں۔ میرا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اگر اسی طرح سے جواب آتے رہے اور عدالتوں کا سہارا لے کر چلتے رہے، ہم کہتے تو ہیں کہ یہ بڑا August House ہے۔

جناب سپیکر: آپ یہ کہہ سکتے ہیں لیکن جو subjudice matter ہو اس کو اس ایوان میں discuss نہیں کیا جا سکتا۔ We cannot discuss that. Thank you very much.

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب والا! اس سلسلے میں میری گزارش یہ ہے کہ ---

شیخ علاؤالدین: جناب والا! جب تک وزیر صاحب بولتے رہے ہیں میں نہیں بولا، آپ ان کو ذرا کہہ دیں کہ یہ تشریف رکھیں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب والا! اب یہ کوئی طریقہ تو نہیں ہے کہ آپ عدلیہ کو اس طریقے سے discuss کریں۔

جناب سپیکر: جی، درست ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب والا! اگر معزز ممبر تحریک استحقاق لانا چاہتے ہیں تو وزیر موصوف کو خود کہنا چاہئے کہ آپ تحریک استحقاق لائیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں، مجھے منسٹر صاحب سے جواب لینے دیں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! شیخ صاحب نے پہلے میری پوری بات نہیں سنی میں نے کہا تھا کہ محترمہ۔۔۔

جناب سپیکر: وہ تھوڑا سا لیٹ آئے ہیں اس لئے نہیں سنی۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): میں نے کہا تھا کہ محترمہ میرے لئے بہت قابل احترام ہیں، اگر کوئی چیز point out ہوئی ہے کہ یونیورسٹی نے follow نہیں کیا تو میں اس کے خلاف action لوں گا- میں نے یہ بات پہلے کی ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): اس کے بعد اگلی بات۔۔۔

شیخ علاؤالدین: اگر یہ نہ کہا جاتا کہ یہ subjudice matter ہے اور آپ نے بھی مان لیا، نہیں تو یہ ابھی بھی چل رہا ہوتا۔

جناب سپیکر: میں کیوں نہ مانتا when the matter is subjudice تو میں کیوں نہ مانوں، آپ کیا کر رہے ہیں؟ بڑی مہربانی۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کی بہت عزت کرتی ہوں اور منسٹر صاحب کی بھی بہت عزت کرتی ہوں۔ اگر رضوی صاحب کی appointment عدالت میں چیلنج ہے تو میں نے جوان کی بیگم کا نام لے کر یہاں mention کیا ہے اور کنٹریکٹ پر ریٹائرڈ ملازمین کی بھرتیوں کا کہہ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: خدیجہ بی بی کا matter تو subjudice نہیں ہے؟

شیخ علاؤالدین: نہیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: ان کا نہیں ہے اور سجیلہ کا بھی subjudice matter نہیں ہے۔ میرا دوسرا سوال جواب آگے آنے والا ہے اس کا جواب بھی غلط آیا ہے لہذا آپ سے میری استدعا ہے کہ اس ایوان کی ایک کمیٹی بنائیں اور وہ کمیٹی اس چیز کو investigate کرے کہ وائس چانسلر اور یونیورسٹی کی طرف سے دونوں سوالوں کے جو غلط جواب دیئے گئے ہیں اس کی کیا وجہ ہے۔ اس کی انوسٹی گیشن پارلیمانی کمیٹی کرے۔

جناب سپیکر: محترمہ! اگلا سوال نمبر 369 بھی آپ کا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: سوال نمبر 369 ہے لیکن میں نے آپ سے پہلے بھی گزارش کی ہے کہ یونیورسٹی نے میرے دونوں سوالوں کے غلط جواب دیئے ہیں اس لئے آپ اس پر کمیٹی بنائیں کیونکہ یہ بہت important مسئلہ ہے۔

لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی میں بھرتی کی تفصیلات

*369: **محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی لاہور میں موجودہ وی سی کی تعیناتی کے بعد سے آج تک گریڈ 11 اور اوپر کے جو ملازمین بھرتی کئے گئے ہیں ان کے نام، ولدیت، پتاجات، تعلیمی قابلیت اور عہدہ مع گریڈ بتائیں؟

(ب) ان کی بھرتی سے قبل سینیٹ / سنڈیکیٹ سے منظوری حاصل کی گئی تھی، اگر ہاں تو کس میٹنگ میں لی گئی تھی؟

(ج) کتنے ملازمین کو بغیر سینیٹ / سنڈیکیٹ کی منظوری کے بھرتی کیا گیا، ان کو بھرتی کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ موجودہ وی سی نے چند ملازمین جو کہ سنڈیکیٹ کی منظوری کے بغیر بھرتی ہوئے تھے ان کو ریگولر کروانے کے لئے سنڈیکیٹ سے منظوری حاصل کرنے کی کوشش کی تھی اگر ہاں تو سنڈیکیٹ کی میٹنگ میں ان کے بارے میں جو فیصلہ ہوا تھا اس کی تفصیلات بیان کریں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی لاہور میں موجودہ وی سی کی تعیناتی کے بعد سے آج تک گریڈ 11 اور اوپر کے جو ملازمین بھرتی کئے گئے ہیں ان کے نام، ولدیت، پتا جات، تعلیمی قابلیت اور عہدہ مع گریڈ کی تفصیل Annex-I ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی ہاں! BPS-16 اور اس سے اوپر کے سٹاف کی بھرتی کے لئے سنڈیکیٹ نے متعلقہ Selection Board کی سفارشات کی روشنی میں منظوری دی تھی جس کی مزید تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

1۔ 31st Selection Board کی منظوری 43rd سنڈیکیٹ کی میٹنگ میں دی گئی جو مورخہ 07۔10۔2011 کو منعقد ہوئی۔

2۔ 32nd, 33rd & 34th Selection Board کی منظوری 44th سنڈیکیٹ کی میٹنگ میں دی گئی جو مورخہ 2012۔05۔10 کو منعقد ہوئی۔

3۔ 35th Selection Board کی منظوری 45th سنڈیکیٹ کی میٹنگ میں دی گئی جو مورخہ 2012۔06۔27 کو منعقد ہوئی۔

4۔ 36th and 37th Selection Board کی منظوری 46th سنڈیکیٹ کی میٹنگ میں دی گئی جو مورخہ 2012۔11۔27 کو منعقد ہوئی۔

5۔ 38th Selection Board کی منظوری 47th سنڈیکیٹ کی میٹنگ میں دی گئی جو مورخہ 2013۔03۔23 کو منعقد ہوئی۔

6۔ 39th Selection Board کی منظوری 48th سنڈیکیٹ کی میٹنگ میں دی گئی جو مورخہ 2013۔06۔14 کو منعقد ہوئی۔

جبکہ BPS-11 تا BPS-15 کے سٹاف کی بھرتی کے لئے وائس چانسلر صاحبہ نے متعلقہ Selection Committee کی سفارشات کی روشنی میں منظوری دی تھی۔

(ج) لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی لاہور میں کسی بھی ملازم کو سنڈیکیٹ یا سلیکشن کمیٹی کی منظوری کے بغیر مستقل بنیادوں پر بھرتی نہیں کیا گیا ہے۔

(د) لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی لاہور میں کسی بھی ملازم کو سنڈیکیٹ کمیٹی / سلیکشن کمیٹی Competent Authority کی منظوری کے بغیر مستقل بنیادوں پر بھرتی نہیں کیا گیا ہے۔

MR SPEAKER: No committee on it. No committee on it. Thank you very much.

اس پر کمیٹی نہیں بنے گی۔ ہم منسٹر صاحب سے جواب لیتے ہیں۔آپ اس پر ضمنی سوال کریں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! پوری یونیورسٹی کے اندر جتنی بھرتیاں ہوئی ہیں وہ illegal ہیں- میرے خیال میں یہ اتنا بڑا issue ہے کہ ---

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! محترمہ جو الزام لگا رہی ہیں آپ اس پر مکمل رپورٹ لیں اور اس کا جواب ایوان میں آکر دیں۔ اگر ہمیں کمیٹی بنانے کی ضرورت پڑی تو ضرور بنائیں گے۔ محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ اگر کسی نے غلط جواب دیا ہو گا تو پھر اسے قانون اور قاعدے کے مطابق بھگتنا پڑے گا۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میں on the floor of the House یہ بالکل کہوں گا کہ محکمہ جو غلط جواب دے گا میں اسے یہاں support نہیں کروں گا بلکہ میں اس کے خلاف کارروائی کروں گا۔ میں ساتھ ایک بات اور بھی کہوں گا کہ جب ہم کہتے ہیں کہ یہ مقدس ایوان ہے---

جناب سپیکر: جی، محترمہ! بات ہو گئی ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں نے سوال نمبر 369 میں کچھ چیزوں کی تفصیل پوچھی ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ فائزہ احمد ملک: انہوں نے یہاں پر جو بھرتیاں کی ہیں ان پر میرے تحفظات ہیں اور جو جواب دیا گیا ہے وہ ٹھیک نہیں ہے اور میں نے یہ پہلے بھی کہا ہے۔ پھر کچھ گاڑیاں اور چیزیں خریدی گئیں جبکہ by law گاڑیاں خریدنے پر پابندی ہے اور پنجاب حکومت نے یہ پابندی لگا رکھی ہے کہ کوئی بھی محکمہ یا ادارہ اپنے استعمال کے لئے گاڑیاں نہیں خریدے گا لیکن یونیورسٹی نے مورخہ 14-07-2011 کو نئی گاڑیاں خریدی ہیں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں انہوں نے Austerity Committee بنائی ہوئی ہے وہ جن کو recommend کر دے وہ خرید سکتے ہیں۔ محترمہ! مجھے منسٹر صاحب سے جواب لینے دیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! محترمہ کا سوال ختم ہو تو میں جواب دوں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میرے پاس ان کی تفصیل ہے اس لئے میری پھر بھی یہی گزارش ہے کہ ایوان کی ایک کمیٹی بنا دیں۔ یہ ایک مسئلہ نہیں ہے بلکہ ایک سوال کے اندر پانچ پانچ چیزوں کا انکشاف ہوا ہے لہذا میری آپ سے اور ایوان سے استدعا ہے کہ ایک کمیٹی بنا دیں۔

جناب سپیکر: نہیں۔ میری تسلی ہو گی تو میں کمیٹی بناؤں گا۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! آپ کا استحقاق ہے آپ چاہیں تو کمیٹی بنا سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: میں دیکھتا ہوں۔ منسٹر صاحب کا جواب سنتے ہیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ جب اس ایوان کے اندر کوئی جواب آتا ہے تو محکمے کی ذمہ داری ہے کہ وہ صحیح جواب دے۔ اب یہاں پر جو جواب موجود ہے اس پر محترمہ نے specific کہیں پر بھی نہیں بتایا کہ محکمے نے یہ چیز غلط کی ہے یا یونیورسٹی نے یہ غلط information provide کی ہے۔ اب خالی surmises پر چلنا اور اس میں یہ کہنا کہ گاڑیاں خریدی گئیں۔ حکومت پنجاب نے Austerity Committee بنائی ہوئی ہے وہاں کیس جاتا ہے اور case to case study ہوتا ہے اور ہر کیس کے حوالے سے وہاں پر اجازت دی جاتی ہے۔ محترمہ نے ابھی تک اس بات کو کہیں پر point out نہیں کیا کہ غلطی کیا ہے؟ اس August House میں باتیں اندیشوں اور وسوسوں پر نہیں بلکہ facts کی بنیاد پر ہوتی ہیں ہمیں ان کو دیکھنا چاہئے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں نے ایک ایک بندے کا نام لے لیا ہے اور اگر کہتے ہیں تو میں دوسرے سوال کی تفصیل بھی پڑھ دیتی ہوں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): وہ تو میں نے کہا ہے کہ میں دیکھ کر ایوان کو apprise کروں گا۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں تو with proof بات کر رہی ہوں۔ آپ کہہ رہے ہیں کہ وسوسے اور اندیشے لیکن میں تو ثبوت کے ساتھ بات کر رہی ہوں اور میں جس جگہ پر کھڑی ہوں میرا خیال ہے کہ مجھے پتا ہے کہ اس معزز ایوان کا کیا تقدس ہے اور مجھے بغیر ثبوت کے یہاں پر بات کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ میرے پاس ثبوت ہے تو میں نے یہ بات کی ہے ورنہ مجھے اتنی بحث کرنے کی ضرورت نہیں۔ میں نے پہلے شروع میں یہ جملہ بولا تھا کہ یہ وہ ادارے ہیں جہاں ہمارے بچوں کا مستقبل محفوظ ہوتا ہے ہم اپنے بچوں کو یہاں پڑھنے کے لئے بھیجتے ہیں یا بھیجنا چاہتے ہیں۔ پورا پنجاب ایسے بڑے تعلیمی

اداروں کی طرف نظریں لگاکر بیٹھا ہے اور اگر وہاں غیر قانونی بھرتیاں ہوں اور ایسے پروفیسر بھرتی کئے جائیں جو اس post کے لئے eligible ہی نہیں ہیں تو ہم اپنے بچوں کو کیا تعلیم دیں گے اور انہیں کیا پڑھا کر باہر نکالیں گے ؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میں نے شروع میں کہہ دیا ہے کہ اگر کوئی ایسی بات ہوئی ہے تو میں اسے دیکھ کر ایوان کو apprise کروں گا۔

جناب سپیکر: جی، بڑی مہربانی۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: کوئی تاریخ بتادیں۔ اب اگر دو سال کے بعد ایوان کو پتا چلے گا تو میرے سوال کا تو کوئی فائدہ نہیں۔

جناب سپیکر: جب ان کے محکمے ہائر ایجوکیشن کی باری آئے گی تو یہ اس دن ایوان کو apprise کریں گے۔ اگلا سوال ابو حفص محمد غیاث الدین صاحب!

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! سوال نمبر 370 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

شکر گڑھ ڈگری کالجوں میں ایم اے کی کلاسز کے اجراء کی تفصیلات

*370: **جناب ابو حفص محمد غیاث الدین:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شکر گڑھ گرلز ڈگری کالج اور بوائز ڈگری کالج میں صرف بی اے تک طلباء وطالبات کو تعلیمی سہولیات میسر ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ شکر گڑھ کے اکثر بچوں کو اعلیٰ تعلیم کے لئے پرائیویٹ تعلیمی اداروں اور دیگر شہروں میں قائم اداروں میں حصول تعلیم کے لئے اخراجات بہت زیادہ برداشت کرنے پڑتے ہیں؟

(ج) اگر جزہائے بالا درست ہیں تو کیا حکومت مذکورہ بالا دونوں کالجوں میں ایم اے کی کلاسز کے اجراء کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اور اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) ہاں! درست ہے۔

(ب) گورنمنٹ کالج بوائز شکر گڑھ میں تئیس سبجیکٹ میں ڈگری level تک تعلیم کی سہولت موجود ہے۔

(ج) گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج اور گورنمنٹ کالج فار بوائز شکر گڑھ میں بی اے / بی ایس سی level تک طلباء کی مناسب تعداد نہ ہے کہ وہاں کسی مضمون میں ایم اے / ایم ایس سی کی کلاسز کا اجراء کیا جاسکے مزید برآں حکومت نے گورنمنٹ اسلامیہ کالج نارووال میں چار مختلف مضامین میں ایم اے کی کلاسز شروع کررکھی ہیں۔ نارووال میں ہی گورنمنٹ کالج فار وومن میں تین مختلف مضامین میں ایم اے کروایا جارہا ہے لیکن ان دونوں کالجوں میں ماسٹرز level پر طلباء کی مطلوبہ تعداد نہیں ہے۔ شکر گڑھ کا نارووال سے فاصلہ بمشکل 30 کلومیٹر ہے لہذا شکر گڑھ کے طلباء اعلیٰ تعلیم کے لئے نارووال میں موجود تعلیمی سہولتوں سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

جناب ابوحفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ وزیر موصوف نے جز (ج) میں میرے سوال پوچھنے پر کہ کیا شکر گڑھ بوائز ڈگری کالج اور گرلز ڈگری کالج میں ایم اے کی کلاسز کا اجراء کرتے ہیں یا کہ نہیں تو انہوں نے جواب میں یہ کہا ہے کہ ---

جناب سپیکر: جو کہا ہے میں نے بھی پڑھ لیا ہے اور آپ نے بھی پڑھ لیا ہے۔ اب آپ ضمنی سوال کریں۔

جناب ابوحفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! انہوں نے کہا ہے کہ ایم اے کی کلاسز کا اجراء نہیں ہو سکتا چونکہ وہاں طلباء کی مناسب تعداد نہ ہے اور کہا ہے کہ ان دونوں کالجوں میں ماسٹرز level پر طلباء کی مطلوبہ تعداد نہ ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ایم اے کی کلاسز کے اجراء کے لئے طلباء کی کتنی تعداد چاہئے؟

جناب سپیکر: آپ بتائیں کہ ایم اے کس چیز کا؟ ایم اے ہسٹری، ایم اے پولیٹیکل یا ایم ایس سی میتھ؟

جناب ابوحفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! میں نے جملہ مضامین کے متعلق سوال کیا ہے کہ ان کو کتنی تعداد چاہئے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! وہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ ہر کلاس کے لئے کتنی تعداد ہونی چاہئے جس کے بعد آپ لیکچرار یا پروفیسر دیتے ہیں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! اس وقت بوائز کالج شکر گڑھ میں بچوں کی تعداد 1600 ہے لیکن بی اے کے لئے 200 کے قریب ہیں یعنی اس میں اتنی زیادہ کمی ہے اسی طرح گرلز کالج میں بھی۔ وہاں پر جو سروے ہوا اور جو study conduct کی گئی اس کے مطابق ایم اے کی کلاسز کے اجراء کے لئے requisite تعداد موجود نہیں ہے لیکن اس کے باوجود ہم نے ایک نئی study conduct کرنے کا کہا ہے نیا سروے کرنے کا کہا ہے اس سروے کی رپورٹ میں بتائیں گے otherwise اس وقت اتنے بچے موجود نہیں ہیں کہ ان کے لئے ایم اے کی کلاسز کا اجراء کیا جا سکے۔

جناب سپیکر: وہ پوچھ رہے ہیں کہ کتنے بچے ہونے چاہئیں آپ کم از کم یہ تو بتائیں کہ ایک کلاس کے لئے کتنے بچے ہونے چاہئیں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! پہلی بات تو یہ ہے اور آپ نے rightly point out کیا کہ کس فیکلٹی کے اندر، کس سبجیکٹ کے اندر۔ ابھی تک ہمارے دو سروے ہوئے ہیں اور ایک بھی ایسی رپورٹ نہیں آئی جس میں ایم اے کی کلاسز کے اجراء کے لئے 20 یا 30 سے زیادہ کسی فیکلٹی میں تعداد ہو۔ اتنے بچوں کے لئے ایم اے کی کلاسز شروع کرنا feasible ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: Question Hour is over now منسٹر صاحب! بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

گجرات: بوائز ڈگری کالج کے لئے فرنیچر کی فراہمی کی تفصیلات

*427: میاں طارق محمود: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی-113 بوائز ڈگری کالج ڈنگہ گجرات میں بچوں کے بیٹھنے اور عملہ کے لئے فرنیچر نہیں ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سلسلے میں وزیر اعلیٰ پنجاب نے بھی مورخہ 07-04-2012 بذریعہ چٹھی نمبر Letter No. Rs. 3.414 Million DS(ASSEM)CMS-12AB-113B رکھے تھے؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ ڈگری کالج کے بچوں کو فوری فرنیچر فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) گورنمنٹ ڈگری کالج ڈنگہ (گجرات) میں بچوں کی تعداد کے مطابق فرنیچر موجود نہ ہے تاہم اس وقت کالج ہذا میں 150 کرسیاں موجود ہیں۔

(ب) یہ درست ہے کہ اس سلسلے میں وزیر اعلیٰ پنجاب نے مبلغ 3.414 ملین روپے کی فراہمی کے احکامات جاری کئے تھے۔ محکمہ اعلیٰ تعلیم نے سال 13-2012 میں ایک مشترکہ سمری وزیر اعلیٰ پنجاب کی منظوری کے لئے بھجوائی تھی جس میں کالج ہذا کا منصوبہ بھی شامل تھا لیکن فنڈز کی کمی کی وجہ سے کسی بھی منصوبے کے لئے منظوری حاصل نہ ہو سکی۔ سمری کی کاپی ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) موجودہ مالی سال 14-2013 کے ترقیاتی پروگرام میں ایک بلاک کالجز میں فرنیچر کی فراہمی کے لئے شامل کیا گیا جس میں مبلغ -/200.000 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔ محکمہ اعلیٰ تعلیم ایک مشترکہ سمری وزیر اعلیٰ پنجاب کی منظوری کے لئے تیار کر رہا ہے جو جلد ارسال کر دی جائے گی۔ سمری کی منظوری حاصل ہونے پر تمام قانونی ضابطوں کی تکمیل کے بعد کالج ہذا کو موجودہ مالی سال میں ہی فرنیچر کی خریداری کے لئے فنڈز کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے گا۔

لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی میں نئی خریدی گئی گاڑیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*438: میاں طاہر: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی لاہور نے موجودہ وی سی کی تعیناتی سے لے کر آج تک کتنی گاڑیاں کس کس پارٹی / فرم / ادارے سے کتنی مالیت کی خرید کی ہیں، ان کی تفصیل گاڑی وار بتائیں؟

(ب) یہ گاڑیاں جن افسران کے لئے خرید کی گئی ہیں، ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ج) اس عرصہ کے دوران کتنی گاڑیاں ناکارہ قرار دی گئی ہیں یہ گاڑیاں کب خرید کی گئی تھیں، ان کے ماڈل / فرم کی تفصیل بتائیں؟

(د) ان گاڑیوں کو ناکارہ قرار دیتے وقت کس کس چیز کو مد نظر رکھا گیا تھا؟

(ہ) اس وقت کتنی گاڑیاں اس یونیورسٹی کی کہاں کہاں ناکارہ کھڑی ہوئی ہیں اور یہ کس کس ماڈل / فرم کی ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی لاہور میں موجودہ وی سی کی تعیناتی سے لے کر آج تک جتنی گاڑیاں جس جس پارٹی / فرم / ادارے سے جتنی مالیت میں خرید کی گئی ہیں، ان کی تفصیل گاڑی وار Annex-I ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی لاہور کے جن افسران کے لئے یہ گاڑیاں خریدی گئی ہیں ان کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل Annex-II ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) صرف ایک چائنا بس ماڈل 1990 ناکارہ قرار دی گئی ہے۔ یہ گاڑی پنجاب گورنمنٹ نے 1998 میں عطیہ کی تھی۔

(د) اس گاڑی کے سپیئر پارٹس مارکیٹ میں بآسانی دستیاب نہیں ہیں اور باڈی بھی انتہائی خستہ حال ہو چکی ہے۔

(ہ) صرف ایک چائنا بس ماڈل 1990، یونیورسٹی کے ٹرانسپورٹ سیل میں ناکارہ کھڑی ہے۔

گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد کے لئے خرید کیا گیا رقبہ ودیگر تفصیلات

*441: میاں طاہر: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد کے نیو کیمپس کے لئے حکومت نے رقبہ ایکوائر یا خرید کیا ہے؟

(ب) اگر ہاں تو یہ رقبہ کہاں پر ہے اور کتنا ہے اور کس کس سے ایکوائر یا خرید کیا گیا ہے؟

(ج) اس رقبہ کو خرید یا ایکوائر کئے ہوئے کتنا عرصہ گزر چکا ہے؟

(د) کیا اس جگہ پر نیو کیمپس کی بلڈنگ کی تعمیر شروع ہوئی ہے تو کب سے اور کتنی رقم خرچ ہوئی ہے اور موقع پر کیا کیا کام ہوا ہے؟

(ہ) اس کیمپس میں کب تک کلاسز شروع ہو جائیں گی؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) یہ درست نہ ہے کیونکہ نہ تو رقبہ گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد کے لئے ایکوائر کیا گیا ہے اور نہ ہی خریدا گیا ہے بلکہ حکومت پنجاب نے سرکاری رقبہ جو کہ ایوب ایگریکلچر ریسرچ انسٹیٹیوٹ، فیصل آباد کے زیر قبضہ تھا وہ گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد کے نیو کیمپس کے لئے ٹرانسفر کیا ہے۔

(ب) یہ رقبہ تقریباً 200 ایکڑ پر محیط ہے اور چک نمبر 221 ر۔ب میں جھنگ روڈ فیصل آباد پر واقع ہے۔

(ج) یہ رقبہ مارچ 2012 میں گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد کو ٹرانسفر کیا گیا ہے۔

(د) ہاں، اس جگہ پر نیو کیمپس کی بلڈنگ کی تعمیر شروع ہو چکی ہے اور اب تک چاردیواری اور مین سڑک مکمل ہو چکی ہے۔ ایک ہاسٹل، دو اکیڈمک بلاک اور وائس چانسلر کی رہائش گاہ کی تعمیر پر کام جاری ہے۔ یہ منصوبہ دس سال کا ہے اور مختلف مراحل میں مکمل ہوگا۔ اب تک تقریباً 130 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں۔

(ہ) امید ہے کہ اس کیمپس میں کلاسز کا اجراء 2014 میں شروع ہو جائے گا۔

شیخوپورہ: پی پی۔166 میں کالجز کی تعداد ودیگر تفصیلات

*446: جناب فیضان خالد ورک: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی-166 شیخوپورہ میں کتنے گرلز / بوائز کالج واقع ہیں، ان کے نام اور جگہ کے بارے میں بتائیں؟

(ب) ان کالجز میں سٹاف کے عہدہ جات، گریڈ اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل الگ الگ بتائیں؟

(ج) کیا حکومت پی پی-166 شیخوپورہ میں مزید کالجز بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) حلقہ پی پی-166 شیخوپورہ میں ایک بوائز اور ایک گرلز کالج قائم ہے جن کے نام درج ذیل ہیں۔

نمبر شمار	نام	علاقہ
1	گورنمنٹ وارث شاہ بوائز ڈگری کالج	جنڈیالہ شیر خان
2	گورنمنٹ وارث شاہ گرلز انٹر کالج	جنڈیالہ شیر خان

(ب) مندرجہ بالا کالجز میں سٹاف کے عہدہ جات، گریڈ اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) حکومت پنجاب پی پی-166 شیخوپورہ میں مزید کالجز بنانے کا ارادہ نہیں رکھتی۔

ضلع شیخوپورہ: کالجوں میں اساتذہ کی تعداد و دیگر تفصیلات

*447: جناب فیضان خالد ورک: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع شیخوپورہ کے کالجوں میں ٹیچنگ سٹاف کی کتنی اسامیاں کس کس گریڈ کی کب سے کس کس کالج میں خالی پڑی ہیں؟

(ب) ان خالی اسامیوں پر تقرری نہ ہونے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) خالی اسامیوں پر کب تک تعیناتیاں کر دی جائیں گی؟

(د) کتنے کالجوں میں پرنسپلز کی اسامیاں خالی ہیں، ان اسامیوں کو کب تک پُر کر دیا جائے گا؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) اس وقت ضلع شیخوپورہ میں ٹیچنگ سٹاف کی میل کالجوں میں 30 جبکہ فی میل کالجوں میں 48 سیٹیں مختلف گریڈ میں خالی ہیں۔ خالی اسامیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ خالی اسامیاں ٹیچنگ سٹاف کی ریٹائرمنٹ، پروموشن اور ٹرانسفر کی وجہ سے خالی ہیں۔ حکومت پنجاب کی پالیسی کے مطابق یہ سیٹیں پُرکر دی جائیں گی۔

(ج) بذریعہ پنجاب پبلک سروس کمیشن کے تحت 2012 میں بھی تقرریاں ہوئی ہیں۔ حکومت پنجاب کی پالیسی کے مطابق تقرریاں ہوں گی۔

(د) تین کالجوں میں پرنسپل کی سیٹیں خالی ہیں جن پر تعیناتی کا عمل تیزی سے ہو رہا ہے اور جلد تعیناتی کا عمل مکمل ہو جائے گا۔

1۔ گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج، شیخوپورہ۔
2۔ گورنمنٹ ڈگری کالج فار وومن شرقپور شریف۔
3۔ گورنمنٹ ڈگری کالج فار وومن نارنگ منڈی۔

ضلع راولپنڈی: ڈگری کالجز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*515: جناب اعجاز خان: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع راولپنڈی میں (بوائز و گرلز) ڈگری کالج کہاں کہاں پر واقع ہیں؟

(ب) ان کالجوں میں سٹاف کی منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں، تفصیل کالج وار بتائیں؟

(ج) کتنی اسامیاں کس کس کالج میں خالی ہیں اور کب سے، کیا حکومت ان خالی اسامیوں کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(د) کیا ان کالجوں کی عمارات ان کے students کی تعداد کے مطابق ہے، اگر نہیں تو وجوہات بیان کریں؟

(ہ) ان کالجوں میں کون کون سی missing facilities ہیں اور کب حکومت یہ سہولیات ان کالجوں کو فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) ضلع راولپنڈی میں 13 بوائز اور 28 گرلز ڈگری کالجز موجود ہیں ان کالجوں کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) منظور شدہ اسامیوں کی کالج وار تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) بوائز کالجوں کی خالی اسامیوں کی تفصیل ضمیمہ (پ) پر اور گرلز کالجوں کی خالی اسامیوں کی تفصیل ضمیمہ (ت) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ محکمہ اعلیٰ تعلیم پورے پنجاب میں

کالجوں کی خالی اسامیوں کی مضمون وار تفصیل متعلقہ ڈسٹرکٹ اکاؤنٹ آفیسرز کے ساتھ مل کر درست کر رہا ہے جونہی خالی اسامیوں کے اعداد و شمار درست ہوئے تو تمام قانونی ضابطے مکمل کرنے کے بعد ان اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے پبلک سروس کمیشن سے رجوع کیا جائے گا۔

(د) ان کالجوں کی عمارتیں طالب علموں کی تعداد کے مطابق ہیں۔

(ہ) ضلع راولپنڈی کے کالجوں میں missing facilities کی تفصیل ضمیمہ (ٹ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ تاہم حکومت پنجاب محکمہ اعلیٰ تعلیم نے اس مالی سال کے دوران missing facilities کے پہلے سے منظور شدہ منصوبہ جات کو رقم کی فراہمی کا فیصلہ کیا ہے جس کی سمری تیار کر لی گئی ہے جو وزیراعلیٰ پنجاب کی منظوری کے لئے بھجوائی جا رہی ہے۔ ضمیمہ (ٹ) پر لف missing facilities کی تفصیل کا جائزہ لیا جا رہا ہے اور مالی وسائل کے مطابق ان کی تکمیل کو یقینی بنانے کی بھرپور کوشش کی جائے گی۔

سیالکوٹ: پی پی۔130 میں بوائز ڈگری کالج کے قیام کا معاملہ

*642: جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی۔130 ڈسکہ سیالکوٹ میں اس وقت کتنے ڈگری کالج (بوائز) ہیں کیا یہ ڈگری کالج آبادی کی ضرورت کے مطابق ہیں؟

(ب) اگر نہیں ہیں تو کیا حکومت ڈسکہ میں مزید ایک بوائز ڈگری کالج قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) پی پی۔130 ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں دو بوائز کالج موجود ہیں جن میں سے ایک ڈگری اور ایک انٹر کالج ہے تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	کالج کا نام
1	گورنمنٹ ڈگری کالج ڈسکہ سیالکوٹ
2	گورنمنٹ انٹر کالج مترانوالی، ڈسکہ، سیالکوٹ

یہ دونوں کالجز تحصیل ڈسکہ کی آبادی کی تعلیمی ضروریات کو پورا کر رہے ہیں۔

(ب) حکومت پنجاب ڈسکہ میں مزید بوائز کالج بنانے کا ارادہ نہیں رکھتی۔

ضلع سیالکوٹ: ڈسکہ شہر میں گرلز ڈگری کالج کے قیام کا معاملہ

*643: جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈسکہ شہر ضلع سیالکوٹ میں صرف ایک گرلز ڈگری کالج ہے جو علاقہ کی طالبات کی تعلیمی ضروریات پوری نہ کر رہا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ڈسکہ شہر میں مزید ایک گرلز ڈگری کالج قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) جی ہاں! گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین ڈسکہ ضلع سیالکوٹ علاقہ کی طالبات کی تعلیمی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ناکافی ہے۔

(ب) حکومت پنجاب فی الحال ڈسکہ شہر میں کوئی نیا گرلز کالج قائم کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی تاہم حکومت پنجاب ڈسکہ شہر سے تین کلومیٹر کے فاصلے پر ایک مزید ڈگری کالج برائے خواتین جاگے چیمہ کے مقام پر تعمیر کروا رہی ہے جس کا نام گورنمنٹ شہباز شریف ڈگری کالج برائے خواتین جاگے چیمہ ڈسکہ سیالکوٹ ہے اور اس کالج کی تکمیل آخری مراحل میں ہے جب یہ کالج مکمل ہو جائے گا تو ڈسکہ شہر کی آس پاس کی دیہاتی آبادی کی تعلیمی ضروریات کو پورا کریگا جس کی وجہ سے گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین، ڈسکہ شہر کا بوجھ کم ہو جائے گا اور پھر ڈسکہ شہر کی تعلیمی ضروریات کو پورا کیا جا سکے گا۔

راولپنڈی: گورنمنٹ بوائز کالج ڈھوک سیداں کا قیام و دیگر تفصیلات

*1140: جناب آصف محمود: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گورنمنٹ بوائز کالج ڈھوک سیداں راولپنڈی کینٹ کے قیام کا فیصلہ کب ہوا، تاریخ و سال سے آگاہ کریں؟

(ب) مذکورہ کالج کی عمارت بنانے کا تخمینہ لاگت کیا تھا، اس پر کام کب شروع کیا گیا؟

(ج) اس منصوبے کو کب مکمل ہونا تھا، کیا اس کالج کی عمارت ابھی زیر تکمیل ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ کالج کی عمارت کا کام روک دیا گیا ہے، یہ کب سے روکا گیا ہے اور اس کی بندش سے حکومت کو کتنا مزید مالی بوجھ برداشت کرنا پڑے گا؟

(ہ) کیا حکومت اس کالج کی عمارت کو مکمل کرنے و دیگر ضروری اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) گورنمنٹ بوائز کالج ڈھوک سیداں راولپنڈی کینٹ کے قیام کا فیصلہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے مورخہ 2004۔03۔07 کو ایک جلسہ عام کے دوران کیا۔

(ب) کالج کا تخمینہ لاگت 31.688 ملین روپے تھا اور اس منصوبہ پر کام کا آغاز مورخہ 2007۔09۔08 کو ہوا۔

(ج) یہ منصوبہ سال 2009 میں مکمل ہونا تھا اور اس کی عمارت ابھی زیر تکمیل ہے۔

(د) یہ منصوبہ 10۔2009 میں روکا گیا تھا اس منصوبے کو مکمل کرنے کے لئے حکومت کی مزید 17.233 ملین روپے فراہم کرنے ہوں گے۔

(ہ) حکومت پنجاب نے پچھلے مالی سال 13۔2012 میں اس منصوبے کو دوبارہ شروع کرنے کے لئے تمام قانونی ضابطے مکمل کرنے کے بعد رقم کی فراہمی کی منظوری کے لئے ایک مشترکہ سمری وزیر اعلیٰ پنجاب کو بھجوائی تاہم منظوری حاصل ہونے کے بعد مالی سال کے اختتام میں دو ماہ باقی تھے جس کی وجہ سے رقم حاصل نہ کی گئی۔ موجودہ مالی سال کے شروع ہوتے ہی اس منصوبے کو رقم کی فراہمی کے لئے ایک مشترکہ سمری وزیر اعلیٰ پنجاب کو دوبارہ بھجوا دی گئی ہے۔ منظوری حاصل ہونے کے بعد موجودہ مالی سال میں اس منصوبہ کی تکمیل کو یقینی بنانے کی بھرپور کوشش کی جائے گی جس کے بعد کلاسز کا اجراء تعلیمی کیلنڈر کے مطابق کیا جائے گا۔

راولپنڈی: گورنمنٹ گرلز کالج ڈھوک سیداں کا قیام و دیگر تفصیلات

*1141: جناب آصف محمود: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ گرلز کالج ڈھوک سیداں راولپنڈی کینٹ کے قیام کا منصوبہ کب شروع کیا گیا، تاریخ و سال سے آگاہ کریں؟

(ب) مذکورہ کالج کی عمارت بنانے کا تخمینہ لاگت کیا تھا اور اس کی تکمیل کب ہونا تھی؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ کالج کی عمارت کا کام روک دیا گیا ہے، یہ کب سے بندش کا شکار ہے اور کیوں؟

(د) کیا حکومت اس کالج کی عمارت و کلاسز کا اجراء کب تک کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) گورنمنٹ بوائز کالج ڈھوک سیداں راولپنڈی کینٹ کے قیام کا فیصلہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے مورخہ 2004۔03۔07 کو ایک جلسہ عام کے دوران کیا۔

(ب) موجودہ کالج کے منصوبہ کا تخمینہ لاگت 31.678 ملین روپے تھا اور اس کی تکمیل سال 10۔2009 میں ہونا تھی۔

(ج) جی ہاں! اس کالج کی عمارت ابھی زیر تکمیل ہے۔

(د) جی ہاں! اس کالج کی عمارت کا کام رکا ہوا ہے سال 11۔2010 میں یہ منصوبہ سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل نہ ہو سکا جس کی وجہ سے تعمیر کا کام رُک گیا۔

حکومت پنجاب نے پچھلے مالی سال 13۔2012 میں اس منصوبے کو دوبارہ شروع کرنے کے لئے تمام قانونی ضابطے مکمل کرنے کے بعد رقم کی فراہمی کی منظوری کے لئے ایک مشترکہ سمری وزیر اعلیٰ پنجاب کو بھجوائی تاہم منظوری حاصل ہونے کے بعد مالی سال کے اختتام میں دو ماہ باقی تھے جس کی وجہ سے رقم حاصل نہ کی گئی۔ موجودہ مالی سال کے شروع ہوتے ہی اس منصوبے کو رقم کی فراہمی کے لئے ایک مشترکہ سمری وزیر اعلیٰ پنجاب کو دوبارہ بھجوادی گئی ہے۔ منظوری حاصل ہونے کے بعد موجودہ مالی سال میں اس منصوبہ کی تکمیل کو یقینی بنانے کی بھرپور کوشش کی جائے گی جس کے بعد کلاسز کا اجراء تعلیمی کیلنڈر کے مطابق کیا جائے گا۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ میں محکمہ تعلیم کے سرخ فیتہ سے متعلق ایک بات کرنی چاہتا ہوں۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب تحاریک التوائے کار کا وقت شروع ہوتا ہے۔ میاں محمد رفیق صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے وزیر تعلیم اور سیکرٹری ہائر ایجوکیشن سے سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! وقفہ سوالات تو ختم ہو چکا اب آپ کیا پوچھنا چاہتے ہیں؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! ذرا میاں صاحب کی بات سُنیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! مسز شازیہ شوکت، لیکچرار کیمسٹری کا تبادلہ گورنمنٹ گرلز کالج برائے خواتین شورکوٹ سٹی سے گورنمنٹ کالج برائے خواتین کمالیہ ہوا تھا۔ یہ تبادلہ 3۔اگست کو ہوا، اس خاتون لیکچرار نے 6۔اگست کو joining بھی دے دی تھی لیکن 7۔اگست 2013 کو نئی transfer policy آ گئی اور جس ڈائریکٹر نے یہ ٹرانسفر کی تھی اسی نے 13۔اگست کو اسے منسوخ کر دیا۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ تھوڑی سی تکلیف کریں اور یہ لیٹر متعلقہ منسٹر صاحب کو دے دیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، بہت مہربانی۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! آج Private Members' Day ہے۔ اس کے لئے میں نے ایک قرارداد جمع کرائی تھی جو کہ بہت ضروری اور اہمیت کی حامل ہے۔ یہ قرارداد ہمارے مقامی حکومت کے نظام سے متعلق ہے اور میں نے یہ وزیر قانون کی اجازت سے جمع کرائی تھی۔ میں چاہ رہی تھی کہ Local Government Bill 2013 کے منظور ہونے سے پہلے یہ قرارداد اسمبلی میں آ جاتی لیکن آج اس کو ایجنڈے پر نہیں رکھا گیا۔

جناب سپیکر: آپ کی قرارداد آج کے ایجنڈے پر نہیں آ سکی کیونکہ ہم نے اس حوالے سے ایک رپورٹ منگوائی ہے اور اگر رپورٹ کے comments آپ کے حق میں آ گئے تو پھر اس کو ایجنڈے میں شامل کر لیں گے۔ تحریک التوائے کار نمبر 421، چودھری عامر سلطان چیمہ کی طرف سے ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آج میری تحاریک کا جواب آنا تھا۔۔۔

جناب سپیکر: وہ next week تک کے لئے pending ہو گئی ہیں کیونکہ آپ موجود نہیں تھے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ میری عرض تو سُن لیں۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ تشریف رکھیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اس طرح تو یہ آگے آگے چلتی جائیں گی۔

جناب سپیکر: ایسا نہیں ہو گا اور اگر خُدا نخواستہ کوئی ایسی بات ہوتی ہے تو وہ kill نہیں ہوں گی۔ آپ اس بارے میں پریشان نہ ہوں۔ میں نے اُن کا جواب لینا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اس وقت تک تو اس کی افادیت ختم ہو جائے گی۔ یہ بہت اہم issues کے بارے میں تحاریک ہیں۔

جناب سپیکر: ایسا نہیں ہونے دیں گے۔ آپ کل نہیں تھے اور وہ تحاریک pending ہو گئی ہیں۔

شیخ علاؤالدین: وہ ایک دن کے لئے pending ہونی چاہئیں جبکہ آپ نے ان کو next week تک کے لئے pending فرما دیا ہے۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! میں نے عامر سلطان چیمہ صاحب کو floor دیا ہوا ہے لہذا آپ مہربانی کر کے تشریف رکھیں۔ تحریک التوائے کار نمبر 421، چودھری عامر سلطان چیمہ، سردار محمد آصف نکئی اور ڈاکٹر محمد افضل صاحب کی طرف سے ہے۔ جی، چیمہ صاحب! آپ اسے پیش کریں۔

جوزف کالونی بادامی باغ لاہور کے متاثرہ افراد کا امدادی چیک نہ ملنے پر شدید احتجاج

چودھری عامر سلطان چیمہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ قومی اخبارات مورخہ 6۔اگست 2013 کے مطابق جوزف کالونی بادامی باغ کے متاثرہ افراد نے امدادی چیک نہ ملنے پر شدید احتجاج کیا اور کہا کہ حکومتی افسران اُن کو جھوٹی تسلیاں دیتے ہیں۔ جلائے جانے والے گھروں کے مالکان نے بتایا کہ چند لوگوں کو چیک دیئے گئے مگر وہ بھی dishonour ہو گئے ہیں۔ نتیجتاً تمام متاثرین مہینوں گزرنے کے باوجود کسمپرسی کی حالت میں ہیں

اور اُن کا کوئی پُرسان حال نہیں۔ مظاہرین نے مطالبہ کیا ہے کہ انہیں اعلان شدہ معاوضے کی رقم جلد ادا کی جائے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور / صحت (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا باضابطہ جواب منگوا لیتے ہیں لیکن میں اس سارے معاملے کو ذاتی طور پر جانتا ہوں اس لئے تھوڑی سی گزارش کروں گا کہ اُس وقت کی وفاقی حکومت نے 112 لوگوں کو چیک دیئے جبکہ حکومت پنجاب کی طرف سے 272 لوگوں کو چیک دیئے گئے تھے۔ اگر ایک گھر میں چار families تھیں تو ان چاروں کو چیک دیئے گئے تھے۔ وہاں پر دو چرچ اور تمام گھر حکومت پنجاب نے نئے سرے سے بنا دیئے ہیں۔ حکومت پنجاب کی طرف سے جو چیک دیئے گئے تھے اُن میں سے کوئی بھی dishonour نہیں ہوا۔ اُس وقت وفاقی حکومت کی طرف سے 112 خاندانوں کو چیک دیئے گئے تھے ان میں سے کچھ dishonour ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: جن لوگوں کے چیک dishonour ہوئے ہیں آپ کوشش کر کے انہیں یہ پیسے دلوا دیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور / صحت (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! ہم اس تحریک کا باقاعدہ جواب منگوا لیتے ہیں۔ میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ حکومت پنجاب کی طرف سے جو 272 خاندانوں کو پانچ پانچ لاکھ روپے کے چیک دیئے گئے تھے اُن میں سے کوئی بھی dishonour نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: اب آپ کے notice میں یہ بات آگئی ہے تو اس مسئلہ کو حل کروائیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور / صحت (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں صرف یہ عرض کر رہا ہوں کہ ہماری طرف سے کوئی کمی نہیں ہے۔

چوہدری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! منسٹر صاحب کے پاس جواب موجود نہیں اور وہ اس سارے معاملے کی مکمل طور پر ذمہ داری بھی نہیں لے رہے لہذا آپ اس تحریک کو pending فرما دیں تاکہ وزیر قانون صاحب اس کا جواب منگوا لیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے اس تحریک کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 441/13 چوہدری عامر سلطان چیمہ کی طرف سے ہے۔

جناب شہزاد منشی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: شہزاد صاحب! پہلے چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کو اپنی تحریک پیش کرنے دیں اس کے بعد میں آپ کی بات سنوں گا۔

صوبہ میں چکن کے گوشت اور انڈوں کی قیمتوں میں مزید اضافہ

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "جنگ" لاہور مورخہ 13۔اگست 2013 کی خبر کے مطابق مرغی کے گوشت اور انڈوں کی قیمتوں میں گزشتہ دو دنوں میں اضافہ ہو گیا۔ مورخہ 13۔اگست کو فارمی چکن کے گوشت کی قیمت -/249 روپے تھی جو گزشتہ روز بڑھ کر -/264 روپے فی کلو ہو گئی۔ انڈے -/82 روپے سے بڑھ کر -/85 روپے فی درجن فروخت ہوئے۔ اس بڑھتی ہوئی قیمتوں سے صوبہ بھر کی عوام میں شدید بے چینی پائی جاتی ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور / صحت (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! یہ تحریک آج ہی پڑھی گئی ہے لہذا اس کو next week تک کے لئے pending فرما دیں تاکہ اس کا جواب منگوا لیا جائے۔

جناب سپیکر: اس تحریک کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

جناب شہزاد منشی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، اب فرمالیں!

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! میں چودھری عامر سلطان چیمہ کی پہلی تحریک التوائے کار جو کہ جوزف کالونی کے متاثرین کے حوالے سے ہے کو second کرتا ہوں کیونکہ میں وہاں پر پہلے دن سے لے کر آخری دن تک موجود رہا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: میں نے اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کر دیا ہے لہذا اب آپ اس کو چھوڑ دیں۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! یہ بہت ضروری بات ہے۔اس وقت وفاقی حکومت پیپلز پارٹی کی تھی۔۔۔

جناب سپیکر: میں یہ بات نہیں سُننا چاہتا۔آپ مہربانی کر کے تشریف رکھیں۔اس تحریک کا جواب آنے پر اگلے ہفتے بات کریں گے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 459/13 جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کی طرف سے ہے۔

حلقہ پی پی۔222 ساہیوال کے دیہات حالیہ سیلاب سے شدید متاثر ہونے کی وجہ سے اہل علاقہ کو پریشانی کا سامنا

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ حالیہ سیلاب سے دریائے راوی میں میرے حلقہ کے دیہات موضع آڑہ تُلہ، نتھو وسلی، داد وسلی وملحقہ آبادیوں کی زرعی زمین دریا کے کٹاؤ سے دریا بُرد ہو رہی ہے اور چھوٹے کاشتکاروں کا ذریعہء معاش کاشتکاری کے علاوہ نہ ہے۔ نیز قیمتی رقبہ جات کے علاوہ مال مویشی، مکانات و تعمیرات کا بھی نقصان ہو رہا ہے جس کا ازالہ بھی کیا جائے اور اگر نتھو وسلی کے مقام پر بند بنا دیا جاتا تو یہ نقصان نہ ہوتا اس کے لئے میری استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اسمبلی میں بحث کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: Pending it for next week اب جناب محمد عارف عباسی صاحب کی تحریک التوائے کار نمبر 464 ہے۔

نالہ لئی راولپنڈی میں ڈوبتے ہوئے شخص کو بچاتے ہوئے ڈوبنے والے شخص کی نعش کی بازیابی کا مطالبہ

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ایک نوجوان نُور اللہ ولد سعید خان مورخہ 13۔اگست 2013 کو ایک ڈوبتے ہوئے شخص کو بچاتے ہوئے خود نالہ لئی راولپنڈی کی لہروں کی نذر ہو گیا۔اس نوجوان کی نعش آج تک بازیاب نہیں ہو سکی۔ میں

ڈی سی او اور کمشنر راولپنڈی سے اس سلسلے میں ملاقات کر چکا ہوں لیکن کوئی خاطر خواہ نتیجہ برآمد نہ ہو سکا۔ حکومت انتظامیہ کو ہدایت کرے کہ وہ نوجوان کی نعش تلاش کرنے کے لئے مناسب اور فوری اقدام کرے۔ ماہرین کا خیال ہے کہ اگر نیوی کے غوطہ خوروں کی مدد لی جائے تو نعش مل سکتی ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! یہ معاملہ آپ کے نوٹس میں آگیا ہے اس کا فوری نوٹس لیں اور next week میں آپ اس بارے میں ایوان میں بتائیں گے بھی لیکن اس کا نوٹس آپ کو آج ہی لینا پڑے گا۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب سپیکر: آج Private Members Day ہے تو اب ہم مفادِ عامہ سے متعلق قراردادیں لیتے ہیں۔ پہلی قرارداد شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے۔

ٹیکس ایمنسٹی سکیم کی شرح 2 فیصد سے زیادہ نہ ہو اور اسے فوری نافذ کرنے کا مطالبہ

شیخ علاؤالدین: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ Tax Amnesty Scheme جس کی شرح 2 فیصد سے زیادہ نہ ہو فوری نافذ کرے تاکہ سرمایہ کاری کی رفتار تیز ہو اور لوگوں کو روزگار کے مواقع میسر ہوں۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ Tax Amnesty Scheme جس کی شرح 2 فیصد سے زیادہ نہ ہو فوری نافذ کرے تاکہ سرمایہ کاری کی رفتار تیز ہو اور لوگوں کو روزگار کے مواقع میسر ہوں۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ Tax Amnesty Scheme جس کی شرح 2 فیصد سے زیادہ نہ ہو فوری نافذ کرے تاکہ سرمایہ کاری کی رفتار تیز ہو اور لوگوں کو روزگار کے مواقع میسر ہوں۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: شیخ صاحب! آپ کو مبارک ہو۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ یہ بہت ہی اہم معاملہ ہے جو آج اس ایوان میں پاس ہوا ہے۔ یہ میرا دعویٰ ہے کہ اس پر اگر فیڈرل گورنمنٹ عمل کر لے تو ملک deficit سے نکل جائے گا۔ ہمیں آئی ایم ایف جان بوجھ کر یہ نہیں کرنے دے رہا۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: دوسری قرارداد میاں محمد اسلم اقبال صاحب کی ہے۔

امریکہ کی جانب سے پاکستان پر ڈرون حملوں کے مسلسل عمل کی شدید مذمت اور اسے بند کرنے کا مطالبہ

میاں محمد اسلم اقبال: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان، امریکہ کی جانب سے ڈرون حملوں کے مسلسل عمل کو بنیادی انسانی حقوق اور پاکستان کی آزادی، خود مختاری اور سالمیت کے خلاف قرار دیتا ہے اور اس کی شدید مذمت کرتا ہے۔ اس ایوان کی رائے ہے کہ ڈرون حملے مبہم اطلاعات اور اندازوں کی بنیاد پر کئے جا رہے ہیں، جو بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی ہے لہذا یہ ایوان وفاقی حکومت سے اس امر کا مطالبہ کرتا ہے کہ وہ امریکی حکومت کو باور کرائے کہ یہ حملے کسی صورت بھی قابل قبول نہیں۔ امریکہ اور پاکستان کے تعلقات میں اس باب کو بند کر کے عزت اور برابری کی بنیاد پر نئے دور کا راستہ اختیار کیا جانا چاہئے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان، امریکہ کی جانب سے ڈرون حملوں کے مسلسل عمل کو بنیادی انسانی حقوق اور پاکستان کی آزادی، خود مختاری اور سالمیت کے خلاف قرار دیتا ہے اور اس کی شدید مذمت کرتا ہے۔ اس ایوان کی رائے ہے کہ ڈرون

حملے مبہم اطلاعات اور اندازوں کی بنیاد پر کئے جارہے ہیں، جو بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی ہے لہذا یہ ایوان وفاقی حکومت سے اس امر کا مطالبہ کرتا ہے کہ وہ امریکی حکومت کو باور کرائے کہ یہ حملے کسی صورت بھی قابل قبول نہیں۔امریکہ اور پاکستان کے تعلقات میں اس باب کو بند کرکے عزت اور برابری کی بنیاد پر نئے دور کا راستہ اختیار کیا جانا چاہئے۔"

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ /قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناء اللہ خان):جناب سپیکر! میں اس قرارداد کو اس بنیاد پر oppose کرتا ہوں کہ اس معاملے میں parliaments کی قراردادیں پہلے سے موجود ہیں جن میں وفاقی حکومت نے اس بارے میں clear cut stance لیا ہوا ہے کہ یہ ڈرون حملے پاکستان کی integrity کے خلاف ہیں۔اس کے علاوہ5۔جون کو منتخب ہونے کے بعد وزیراعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف نے on the floor of the House اپنے اس مؤقف کو پارلیمنٹ کے رُوبرُو پیش کیا اور اس کا اعادہ کیا کہ ہم ڈرون حملوں کی مخالفت کریں گے اور امریکہ سے یہ کہیں گے کہ ڈرون حملے روکے جائیں کیونکہ یہ پاکستان کی خود مختاری کے خلاف ایک عمل ہے۔اب رات کو انہوں نے اپنی تقریر میں بھی اس پر اپنے مؤقف کو دہرایا اور دوٹوک الفاظ میں اپنا مؤقف پیش کیا۔ اسی طرح سے جب امریکہ کے سیکرٹری آف سٹیٹ جان کیری پاکستان تشریف لائے تھے اُن کے ساتھ بھی اس معاملے کو اُٹھایا گیا۔پھر اقوامِ متحدہ کے سیکرٹری جنرل بان کی مون کے سامنے بھی اس مؤقف کو agitate کیا گیا اور انہوں نے ہمارے اس مؤقف کی تائید کی جو کہ foreign level پر پاکستان کی ایک بڑی کامیابی ہے کہ اقوامِ متحدہ کے سیکرٹری جنرل نے پاکستان کے اس مؤقف کی تائید کی۔اس معاملے پر وفاقی حکومت already اپنا مؤقف دے چکی ہے، مؤقف بڑا واضح ہے اس لئے یہ قرارداد غیر ضروری ہے۔

جناب سپیکر:جی، میاں محمد اسلم اقبال صاحب!

میاں محمد اسلم اقبال:جناب سپیکر!گزارش یہ ہے کہ رانا ثناء اللہ خان صاحب نے on the floor of the House اس تحریک کی مخالفت کی ہے۔ہم یہ قرارداد لے کر آئے ہیں کہ ڈرون اٹیک کے حوالے سے پاکستان کی پالیسی سامنے آنی چاہئے۔گزارش یہ ہے کہ 11/9 کے بعد امریکی صدر جارج بُش نے اپنے ایوان سے ایک مبہم قانون افغانستان کے لئے پاس کروالیا۔۔۔

محترمہ فرزانہ بٹ:جناب سپیکر!اُس وقت یہ پرویز مشرف کے ساتھی تھے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دیں تو یہ پہلے بات کر لیں اُس کے بعد میں بات کر لوں گا۔

(اس مرحلہ پر میاں محمد اسلم اقبال اپنی نشست پر بیٹھ گئے)

جناب سپیکر: No interruption. آپ کی مہربانی ہے، آپ interrupt نہ کریں کیونکہ یہ بات مناسب نہیں ہے۔ اُنہیں اپنی بات کرنے دیں اور بعد میں آپ اپنی بات کر لیجئے گا۔ جی، میاں صاحب!

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! امریکہ نے اپنے ایوان سے ایک مبہم قانون کو پاس کرایا اور اس کے تحت افغانستان میں دہشت گردی کے خلاف جنگ کے لئے سپیشل اجازت لی اور اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے بھی اس پر ایک ربڑ سٹیمپ کا کردار ادا کیا اور ان کو اجازت دے دی لیکن یہ اجازت صرف اور صرف افغانستان کے علاقہ کے لئے دی گئی تھی۔ اس کے بعد جیسے جیسے وقت گزرتا گیا تو یہ تعداد بڑھتی گئی اور ڈرون حملے پاکستان کے قبائلی علاقوں پر زیادہ ہونا شروع ہو گئے۔ ان ڈرون حملوں سے دہشت گردی پاکستان میں زیادہ بڑھ گئی بلکہ پاکستانیوں کی قیمتی جانیں ضائع ہوئیں جن میں بچے اور عورتیں بھی شامل ہیں جو کہ نسل کشی کے زمرے میں آتا ہے۔ اسی قانون کے تحت امریکہ نے عراق، پاکستان، یمن اور صومالیہ میں بھی اسی طرز کے ڈرون حملوں کا سلسلہ شروع کیا ہوا ہے جبکہ اقوام متحدہ کے جو بین الاقوامی قوانین ہیں جن میں جینوا کنونشن بھی ہے ان کے تحت یہ ڈرون حملے معروف سفارتی اداب کی صریحاً خلاف ورزی ہے۔

جناب سپیکر! آج پوری قوم کو اس چیز کی توقع ہے کہ اگر ایک حکومت بھاری mandate لے کر آئی ہے تو پھر اس کو عوام کی آواز بنتے ہوئے صرف لفظوں کی حد تک امریکہ سے مطالبہ نہیں کرنا چاہئے بلکہ ہمیں سفارتی طور پر اپنے foreign office کے ذریعے پوری دنیا میں campaign کرنی چاہئے کہ یہ ڈرون حملے جو پاکستان کی سالمیت اور خود مختاری کے خلاف ہو رہے ہیں اس سے پوری دنیا کے اندر دہشت گردی کا عنصر بڑھ رہا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اس کو پوری دنیا کے لوگوں نے محسوس بھی کیا ہے۔ اس کے خلاف امریکہ کے جو دوست ممالک ہیں ان کے عوام نے بھی اپنے اپنے ملکوں کے اندر اس کا ردعمل ظاہر کیا ہے۔ میں ان کی مثال کچھ یوں دوں گا کہ امریکہ کے حلیف ممالک جن میں یونان کی 90 فیصد، مصر کی 89 فیصد، اردن کی 85 فیصد، ترکی 81 فیصد، جاپان کی 75 فیصد، میکسیکو کی 73 فیصد، سپین اور برازیل کی 71 فیصد آبادی اور خود امریکہ کی 49 فیصد خواتین نے ڈرون حملوں کے خلاف فیصلہ دیا ہے۔ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ ہماری حکومت اپنے

ملک کے لوگوں کی سوچ کے مطابق فیصلے کرے، یہ پچھلا رونا دھونا چھوڑ دے یا پھر جس نے ڈرون حملوں کے حوالے سے امریکہ کے ساتھ معاہدہ کیا اسے عوام کے سامنے لایا جائے پوری قوم کو اعتماد میں لیا جائے اور حکومتی سطح پر اس کے خلاف بھرپور احتجاج کیا جائے تاکہ امریکہ کو پتا چل سکے کہ جیسے جیسے ڈرون حملے زیادہ ہو رہے ہیں پاکستان کے اندر دہشت گردی کم نہیں ہو رہی بلکہ بڑھ رہی ہے۔

جناب سپیکر! صدر بُش کے دور میں 45 ڈرون حملے ہوئے جبکہ اوباما کی صدارت کے پہلے سال میں 53 ڈرون حملے ہوئے جو اب بڑھ کر تقریباً 350 ہو چکے ہیں۔ پاکستان کی وفاقی سطح پر جو دفاعی امور کی سٹینڈنگ کمیٹی ہے اس کی رپورٹ کے مطابق اکثریت پسندوں کی ہلاکتوں کی تعداد ان 350 اور پچھلے 45 ڈرون حملوں میں ہوئیں وہ 565 جبکہ عام معصوم شہریوں کی تعداد 2324 ہے جن میں بچے اور خواتین کی تعداد 646 ہے۔

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ جس طرح ڈرون حملوں کے معاملات بڑھتے جا رہے ہیں اسی طرح پاکستان کے اندر نہ صرف جانی نقصان بلکہ مالی نقصان بھی بڑھتا جا رہا ہے۔ دہشت گرد ذہن میں یہ رکھے ہوئے ہیں کہ ہم امریکہ کے ساتھ ہیں آپ دیکھ لیں کہ اس وجہ سے پاکستان کا کوئی صوبہ اور کوئی جگہ کسی لحاظ سے بھی محفوظ نہیں اور ہر جگہ پر دہشت گرد اُس ڈرون حملے کا بدلہ لینے کے لئے جاتے ہیں۔ یہ وہی دہشت گرد ہیں جن کو افغانستان کی جنگ کے دوران جب امریکہ اس خطے کے اندر آیا تو اس وقت ان کو خود امریکہ نے پالا تھا۔ انہیں امریکہ نے خود پال کر ایک ڈھال کے طور پر رُوس کے خلاف استعمال کیا اور جب اس کا مطلب نکل گیا تو آج وہ انہی لوگوں کے خلاف بات کر رہا ہے۔ ہم دہشت گردی کے خلاف ہیں، ہم ان دہشت گردوں کے خلاف ہیں جو پاکستان کی سالمیت اور خود مختاری کو چیلنج کر رہے ہیں۔ پاکستان تحریک انصاف کا یہ مؤقف رہا ہے کہ ان کے ساتھ بیٹھ کر بات چیت کی جائے اور اس معاملے کو کسی کنارے تک پہنچایا جائے۔

جناب سپیکر! امریکہ جس نے جنگ شروع کی اگر وہ قطر کے اندر بیٹھ کر ان کا دفتر بنوا کر بات چیت کر سکتا ہے تو ہم پاکستانی کیوں بات چیت نہیں کر سکتے؟ اگر امریکہ آج اس نتیجے پر پہنچا ہے کہ بات چیت کے بغیر یہ معاملہ حل نہیں ہوتا تو ہم پر کون سی ایسی پابندیاں ہیں کہ ہم ان سے بات چیت نہیں کر سکتے؟ اگر وہ کسی دوسرے ملک میں جا کر اور پاکستان جس نے 40 سے 50 ہزار لوگوں کی قربانیاں اس دہشت گردی کے دور میں دی ہیں اس کی قربانیوں کو پس پشت ڈال کر خود ان کے ساتھ تعلقات ٹھیک کرنا چاہتا ہے تو پھر اس میں ہمارا کیا قصور ہے؟ ہماری حکومت کو چاہئے کہ اس میں اپنا بھرپور کردار ادا

کرے، سفارتی سطح پر اپنی campaign کرے، اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اندر اپنی آواز اُٹھائے اور اُدھر یہ بات کی جائے کہ ہم اس دہشت گردی کا حصہ نہیں ہیں۔

جناب سپیکر! میری اس پورے ایوان سے گزارش ہوگی کہ ہم نے جو مذمتی قرارداد اس ایوان کے اندر پیش کی ہے اس کو منظور کیا جائے۔ یہ صرف پاکستان تحریک انصاف کی آن اور شان کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ یہ اس ملک کی عوام کا مسئلہ ہے۔ اس قرارداد میں کوئی ایسا لفظ استعمال نہیں کیا گیا کہ جس سے وفاقی حکومت کو ہماری طرف سے کوئی تکلیف پہنچے۔ اس صوبہ کی 10 کروڑ عوام سن رہی ہے میں نے جو لفظ اس قرارداد میں استعمال کئے ہیں ان میں کوئی ایسا لفظ نہیں ہے جو کسی بھی بڑے لیڈر کی شان میں گستاخی کرتا ہو۔ اس قرارداد کی کیا مخالفت کرنی کہ جس کے ذریعے وفاقی حکومت سے ہمارا صرف یہ مطالبہ ہے کہ ہم مذمت کرنا چاہتے ہیں کہ ہمارا جانی و مالی نقصان ہوا ہے۔ اس پر بھی اگر حکومتی ممبران مذمتی بات کریں تو ہم اس سے پنجاب کے عوام کو کیا پیغام دے رہے ہیں؟

جناب سپیکر: انہوں نے یہ بات نہیں کی جو آپ مذمت والی کر رہے ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! پھر اس قرارداد کے اندر میں نے کون سے ایسے لفظ شامل کر دیئے ہیں کہ جس کی بنیاد پر انہیں نفرت ہوئی ہے یا تکلیف پہنچی ہے۔ میں نے ایک سادہ سی قرارداد پیش کی ہے۔ میں نے عوام کی اور عوام کے ذہنوں کی نمائندگی کی ہے۔ اگر حکومتی ممبران وفاقی سطح پر ڈرون حملوں کے خلاف ہیں تو ہم بھی یہاں یہی بات کر رہے ہیں۔ میں آپ کے توسط سے پورے ایوان سے گزارش کروں گا کہ ہم ایک ایسا message دیں کہ ہم اس معاملہ میں اکٹھے ہیں۔ ہم سب نے مل کر اس جنگ کو لڑنا ہے، امریکہ کے چُنگل سے باہر آنا ہے اور ہم نے اپنی پالیسی اپنے ماحول اور لوگوں کے ذہن کے مطابق بنانی ہے۔ بہت شکریہ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

ڈاکٹر سید وسیم اختر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! رانا صاحب نے ابھی جو ترجیحات پیش کی ہیں یہ قابل تحسین ہیں اور وزیراعظم صاحب نے بھی کل کی تقریر میں اس بات کا اعادہ کیا ہے جو بہت قابل تحسین ہے کہ وہ اس کی مذمت کی بات کرتے ہیں۔ میں اس میں عرض کروں گا کہ پچھلی پارلیمنٹ میں بھی دو دفعہ resolution پیش ہوئی پھر APC میں بھی پیش ہوئی، اب بھی یہ مؤقف مسلسل سامنے آ رہا ہے اور

وزیراعظم صاحب بھی کہہ رہے ہیں۔اس کے علاوہ United Nations کے سیکرٹری جنرل نے یہاں آکر authenticate بھی کیا کہ انسانی حقوق کی خلاف ورزی اور International Laws کے against یہ سارا معاملہ چل رہا ہے۔ میں یہ عرض کروں گا کہ اس میں ہمیں تھوڑی ہمت کرنی چاہئے کیونکہ آپ دیکھیں کہ ایران میں بھی دو دفعہ یہ attempt ہوئی ہے جس کے نتیجے میں ایران نے اُن کا ایک ڈرون طیارہ گرایا اور دوسرے کو نیچے اتار لیا تھا۔ اللہ تعالیٰ مہربانی کرے گا اس لئے آپ ہمت کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ قرآن میں کہتا ہے کہ كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً ۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ یعنی بارہا رب قلیل کو کثیر پر فتح عنایت کرتا ہے" میں یہ گزارش کروں گا کیونکہ آپ ماشاء اللہ بااختیار ہیں۔ آپ مزید اس میں یہ اضافہ کر دیں کہ وفاقی حکومت مسلح افواج کو یہ حکم جاری کرے کہ آئندہ آنے والے ہر ڈرون طیارے کو گرا دیا جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: چلیں، ایوان سے پوچھ لیتے ہیں۔ اب میں نے سوال put کرنا ہے تو جو فیصلہ ہو گا اس کے مطابق ہی چلنا پڑے گا۔ (قطع کلامیاں)

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! لاء منسٹر صاحب کو بات کرنے دیں۔ جی، لاء منسٹر!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس قرارداد کے mover میاں محمد اسلم اقبال نے جو بات کی ہے اس میں انہوں نے ایک لفظ کا بھی اضافہ نہیں کیا بلکہ انہوں نے انٹرنیٹ سے جو figures لئے ہیں وہ بالکل درست ہیں جو میں نے بھی دیکھے ہیں کہ کس ملک میں کتنے فیصد لوگوں نے مخالفت کی ہے؟ دوسرا انہوں نے اقوام متحدہ کے حوالے سے بات کی ہے تو پاکستان کی وفاقی حکومت نے وہاں پر اپنا مؤقف پیش کیا ہے تب ہی اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل نے پاکستان کے مؤقف کی تائید کی ہے۔ انہوں نے قرارداد میں ایک لفظ نہیں کہا کہ وفاقی حکومت نے کہاں پر اس معاملے میں کوتاہی کی ہے یا وفاقی حکومت کا مؤقف اس بارے میں clear نہیں ہے اور یہی بات ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب نے بھی کی ہے کہ ہاں ٹھیک ہے کہ وفاقی حکومت کا مؤقف اس بارے میں بڑا clear ہے۔ باقی انہوں نے جو بات کی ہے کہ مسلح افواج کو یہ حکم دیا جائے کہ وہ ڈرون گرا دیں۔ اس سے پہلے خیبر پختونخواہ میں جماعت اسلامی بھی حکومت میں رہی ہے، اب بھی ماشاء اللہ پاکستان تحریک انصاف وہاں پر حکومت میں ہے اور آج سے سال ڈیڑھ سال پہلے وہاں سڑکوں پر دھرنا دے کر لیٹ جایا کرتے تھے۔۔۔

(اذانِ ظہر)

جناب سپیکر: یہ آپ کو موقع مل گیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ ایک دوسرے کے پاس بیٹھ کر آپس میں بات کر لیں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں اپنی بات کو مختصر کرتا ہوں کہ یہ سارے معاملات ان کے بھی علم میں ہیں اور حکومتِ پاکستان بھی اس بارے میں ایک مشترکہ پالیسی کے حوالے سے consensus create کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ یہ معاملات ایسے ہیں کہ ان پر کوئی اکیلی حکومت خواہ وہ خیبر پختونخواہ کی ہو، پنجاب کی ہو یا وفاقی حکومت ہو کوئی ایک حکومت یا سیاسی جماعت کوئی فیصلہ کر سکتی ہے اور نہ ہی اس پر کوئی مؤثر کارروائی کر سکتی ہے جب تک کہ پورا national consensus نہ ہو جس کے لئے وفاقی حکومت کوشش کر رہی ہے۔ میری گزارش صرف یہی ہے کہ چونکہ یہ سارا کچھ ہو رہا ہے جس کی نشاندہی محرک نے اپنی قرارداد میں کی ہے اس لئے یہ غیر ضروری ہے۔ میں نے اس سے نفرت کا اظہار کیا ہے، مذمت کی ہے اور نہ ہی اس کی مخالفت کی ہے۔

جناب سپیکر: میں آپ کو دو منٹ دیتا ہوں اس لئے آپ آپس میں بات کر لیں تاکہ اس کا کوئی اچھا طریقہ نکل آئے۔ میں سوال بعد میں put کروں گا۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کا اچھا طریق کار یہی ہے کہ میاں محمد اسلم اقبال یہ قرارداد اپنے کسی ایم این اے صاحب کو دیں جو اسے قومی اسمبلی میں move کریں کیونکہ یہ وفاقی حکومت سے متعلقہ ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ رانا ثناء اللہ خان نے ابھی جو ساری بات کی ہے یا تمہید باندھی ہے میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس کا دوسرا aspect بھی رانا صاحب کو ذہن میں ضرور رکھنا چاہئے۔ مرکزی حکومت یا وزیر اعظم کوئی step لینا چاہتے ہیں تو یہ قرارداد انہیں strength فراہم کرے گی۔ بین الاقوامی طور پر، قومی اسمبلی، سینیٹ اور جتنے بھی قومی فورم ہیں ان کے پاس یہ جواز آ جائے گا کہ پاکستان کی عوام اور پنجاب جو اس ملک کا سب سے بڑا صوبہ ہے وہاں کے

elected لوگوں نے اس کی مذمت کی ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ قطعی طور پر مرکزی حکومت یا وزیراعظم کی تقاریر یا جو پالیسی ہے یہ اس کو contradict نہیں کرتی بلکہ یہ اس کو strength فراہم کرتی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

خدارا اس چیز سے نکلیں۔ جتنی بھی دہشت پسندانہ اور دہشت گردانہ سرگرمیاں ہو رہی ہیں ان کی بنیاد پر یہ ڈرون حملے ہیں اور پوری قوم کی یہ متفقہ آواز ہے۔ جیسے میاں محمد اسلم اقبال صاحب نے بڑی تفصیل کے ساتھ بات کی ہے میں نہیں سمجھتا کہ اس ایوان کے اندر اس قرارداد پر voting کروانی پڑے اور خدانخواستہ مسلم لیگ (ن) یعنی حکومتی بنچوں پر بیٹھے ممبران اس قرارداد کے against ووٹ دیں گے تو وہ ڈرون حملوں کے حمایتی تصور کئے جائیں گے لہذا یہ نوبت نہیں آنی چاہئے کیونکہ یہ ہمارا ایک national issue ہے جس پر across the board کوئی political point scoring نہیں ہونی چاہئے۔ یہ پوری قوم کی متفقہ آواز ہے کہ ہمارے ہزاروں بے گناہ لوگ جو مارے جا رہے ہیں اس پر یہاں سے مذمتی قرارداد پاس کرنے میں ہمیں کوئی عار نہیں ہونی چاہئے۔ یہ قرارداد وفاقی حکومت، وزیراعظم، قومی اسمبلی اور سینیٹ کو ایک بہترین strength فراہم کرے گی۔(نعرہ ہائے تحسین)

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں اس پر کچھ عرض کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں اپوزیشن لیڈر صاحب کے اس gesture اور مؤقف کو جو انہوں نے کھڑے ہو کر بیان کیا ہے اس کو welcome کرتا ہوں اور ان سے صرف یہی عرض کروں گا کہ یہاں پر انہوں نے اس بات کا ذکر اس قرارداد میں نہیں کیا۔ اس قرارداد میں جہاں وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ "لہذا یہ ایوان وفاقی حکومت سے اس امر کا مطالبہ کرتا ہے" اس کے ساتھ یہاں یہ جملہ لکھ دیں کہ "یہ ایوان وفاقی حکومت کے مؤقف کی تائید کرتا ہے" پھر باقی ساری عبارت کو منسلک کر دیں تو ٹھیک ہے ہم اس کو بالکل oppose نہیں کرتے۔(نعرہ ہائے تحسین)

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! قرارداد کے متن میں اگر کوئی تبدیلی مطلوب ہے یا کوئی چیز add کرنا چاہتے ہیں تو اس پر بیٹھ کر بات ہو سکتی ہے۔ ہم اس پر بیٹھ کر پانچ دس منٹ میں بات کر لیں گے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں آپ بیٹھ کر بات کر لیں اور میں آپ کو سوال put کرنے سے پہلے موقع دیتا ہوں کہ آپ آپس میں بیٹھ کر اس کو دیکھ لیں۔ رانا صاحب! اسے pending کر دیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جی، اس قرارداد کو کل تک کے لئے pending کر لیں۔

جناب سپیکر: اس قرارداد کو کل تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اب ہم اگلی قرارداد لیتے ہیں جو کہ چودھری افتخار حسین چھچھر صاحب کی طرف سے ہے۔ جی، چھچھر صاحب! اپنی قرارداد پیش کریں۔

ضلع اوکاڑہ کے شہر بصیر پور کو تحصیل کا درجہ دینے کا مطالبہ

چودھری افتخار حسین چھچھر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

> "اس ایوان کی رائے ہے کہ ضلع اوکاڑہ کے شہر بصیر پور کی بڑھتی ہوئی آبادی اور لوگوں کے روز افزوں مسائل کو مد نظر رکھتے ہوئے اسے تحصیل کا درجہ دیا جائے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

> "اس ایوان کی رائے ہے کہ ضلع اوکاڑہ کے شہر بصیر پور کی بڑھتی ہوئی آبادی اور لوگوں کے روز افزوں مسائل کو مد نظر رکھتے ہوئے اسے تحصیل کا درجہ دیا جائے"۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! چونکہ چھچھر صاحب نے اس قرارداد میں بصیر پور کی آبادی کا ذکر نہیں کیا تو اگر وہ مناسب سمجھیں تو قصبہ بصیر پور جسے وہ تحصیل کا درجہ دینے کا فرما رہے ہیں تو اس کی آبادی کے متعلق بتا دیں کہ اس قصبہ کی آبادی کتنی ہے؟

جناب سپیکر: جی، چھچھر صاحب!

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میں مخصوص بصیر پور شہر کو focus نہیں کر رہا۔ تحصیل دیپالپور almost پاکستان کی سب سے بڑی تحصیلوں میں دوسرے نمبر پر ہے۔۔۔

جناب سپیکر: چھچھر صاحب! جو بات انہوں نے پوچھی ہے وہ بتائیں کہ بصیر پور کی آبادی کتنی ہے؟
چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! تقریباً ایک لاکھ 10ہزار آبادی city بصیر پور کی ہے لیکن میں جو چاہتا ہوں یا میری جو رائے ہے یا میں propose کرنا چاہتا ہوں کہ N.A 147 ایک قومی اسمبلی کا مکمل حلقہ ہے اور بصیر پور centre point ہے۔ 1997 میں میاں محمد شہباز شریف کی حکومت میں ریونیو ڈیپارٹمنٹ نے خود اسے تحصیل propose کر کے بھجوایا تھا جبکہ 2006 میں چودھری پرویز الٰہی صاحب کی حکومت میں ریونیو ڈیپارٹمنٹ نے خود اسے تحصیل propose کر کے بھجوایا تھا اور ہم اسی کو second کر رہے ہیں۔ Meanwhile پولیس ڈیپارٹمنٹ نے بھی ڈی ایس پی سرکل کے لئے بصیر پور کو propose کیا تھا۔ ڈیپارٹمنٹس کی جو رائے ہے اور وہاں پر جو مقامی مسائل ہیں اور لوگوں کو جو پریشانیاں ہیں ہم انہیں second کر رہے ہیں اور اسی کو ہم ایوان میں لے کر آئے ہیں۔
جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ ضلع اوکاڑہ کے شہر بصیر پور کی بڑھتی ہوئی آبادی اور لوگوں کے روز افزوں مسائل کو مد نظر رکھتے ہوئے اسے تحصیل کا درجہ دیا جائے۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

جناب سپیکر: آج کے اجلاس کی کارروائی مکمل ہو گئی ہے اور اب اجلاس کل بروز بدھ مورخہ 21۔اگست 2013 کی صبح 10 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔